رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۵	۱۵ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قبولیت دعا کے خاص دنوں میں خصوصیت سے دعائیں کرو

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی تسلی کیلئے ہر ممکن رنگ میں قسموں کا اعلان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء

(میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ خطبہ کے اصل مضمون کو قائم رکھتے ہوئے نظر ثانی کے وقت بعض باتیں مَیں نے بڑھا دی ہیں اور بعض قدرت کے ہاتھ نے اپنے تصرف سے آپ بڑھوا دی ہیں):

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں آج بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن سحری کے وقت چونکہ نماز میں نے بغیر کافی گرم کپڑوں کے پڑھی۔ اور سردی لگ کر گلے پر نزلہ گرنے لگ گیا۔ اس لئے شائد میں اپنی آواز دُور تک نہ پہونچا سکوں۔ اور ممکن ہے۔ میں اس قدر لمبا نہ بول سکوں جس قدر بولنا چاہتا تھا (اس موقعہ پر حضور نے ایک تار ملاحظہ کرکے فرمایا۔ کوئی دوست سردار خان صاحب بنارس کے رہنے والے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اُن کا بچہ سخت بیمار ہے دوست اس کی صحت کے لئے دعا کریں)

پھر فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ کہ یہ

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اور اس مہینے کا یہ پہلا جمعہ ہے جس دن کے متعلق ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنے رسول کی معرفت یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ اس دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے۔ کہ جس میں مومن اپنے رب کے حضور جو دُعا بھی کرے خدا تعالےٰ اس کو قبول کرتا ہے۔ اور رمضان وُہ مہینہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ اذا سئالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون۔ کہ رمضان کے ایام ایسے مبارک ہیں۔ کہ ان دنوں کی عبادتوں کے بعد جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ تو تُو انہیں کہدے۔ کہ میں بالکل قریب ہوں۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جب مجھے کوئی پکارنے والا پکارتا ہے۔ تو میں اس کی دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ گویا رمضان کی راتیں دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص ہیں۔ اور جمعہ کے دن دُعاؤں کی قبولیت کے لئے مخصوص ہیں جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں جو جمعہ آتا ہے۔ وُہ ایسا بابرکت ہوتا ہے کہ نہ صرف اس دن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بلکہ اس رات کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے جمعوں میں صرف دن کے وقت دعاؤں کی قبولیت کی بشارت ہے۔ اور رمضان میں سے صرف رمضان کی راتوں میں قبولیت دعا کا ارشاد ہے مگر جب جمعہ اور رمضان اکٹھے ہو جائیں تو ایک ارشاد کے ماتحت دن کو دعائیں سنی جاتی ہیں۔ اور دوسرے ارشاد کے ماتحت رات کو دعائیں سنی جاتی ہیں۔ پس ان دنوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور جیسا کہ ہمارے ملک میں عام رواج ہے۔ جب لوگ کسی کو خط لکھتے ہیں تو اس میں اپنے متعلق خاکسار۔ نابکار شرمسار۔ گنہگار۔ یا حقیر ناچیز۔ بندۂ ذلیل وغیرہ الفاظ لکھتے ہیں۔ یا بات بھی کرتے ہیں تو کہتے ہیں۔ میں تو کیا ہوں خاکِ پا ہوں۔ سو ہمارے ان انکسارانہ ادعاوں میں اگر ذرہ بھر بھی حقیقت پائی جاتی ہو۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہمیں پوری طرح اپنی کمزوریوں کا اقرار اور

اپنی غلطیوں کا اعتراف

ہے۔ اور اگر ہم اپنی غلطیوں کا اعتراف اور اپنی کمزوریوں کا اقرار کرتے ہوں۔ تو اس میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے کے حضور اس عظیم الشان مقصد کے لئے جو ہمارے جیسے کمزور آدمیوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے لئے دعائیں کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور کوئی راستباز اُسے نظر انداز نہیں کرسکتا۔

اگر ہم واقعہ میں کمزور اور ناتواں ہیں اور اگر واقعہ میں وہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا۔ نہایت ہی اہم اور مشکل ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ایسا کام ہم سے کس طرح سرانجام دیا جاسکتا ہے ادھر یہ کام اپنے اتمام کے لئے ایک بہت بڑی طاقت چاہتا ہے۔ اور ادھر ہم سخت کمزور اور ناتواں ہیں۔ ان حالات میں دو باتوں میں سے ایک بات ضرور تسلیم کرنی پڑے گی۔ (۱) یا تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہمارے ان

دونوں دعوؤں میں سے ایک دعوے غلط ہے

یعنے یا تو ہمارا انکسار کا دعوے غلط ہے اور یا ہمارا یہ دعوے غلط ہے۔ کہ یہ کام بہت مشکل ہے۔ (۲) اگر ہمارے یہ دونوں دعوے صحیح ہوں۔ اور ایک بھی ان میں سے غلط نہ ہو۔ تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یا تو اس کام نے ہونا ہی نہیں۔ اور یا پھر یہ کہ اس کام کے سرانجام دینے کے لئے خدا تعالٰے نے ہماری کوششوں کے سوا کوئی اور ذرائع بھی مقرر فرمائے ہیں۔

چونکہ یہ تو خدا تعالٰے کا کلام ہے کہ اس کام نے ضرور ہو کر رہنا ہے۔ اس لئے آخری نتیجہ پھر بھی یہی نکلتا ہے۔ کہ اس کام کے لئے ہماری کوششوں کے علاوہ کوئی اور ذرائع اللہ تعالٰے نے مقرر فرمائے ہیں۔ اور جب ہم یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہونچ جائیں۔ تو اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو ہمارے سامنے ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہوجاتا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالٰے سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اے خدا ہمارے ہاتھوں سے تو یہ مقصد پورا ہونے کا نہیں۔ تیرے حکم کے ماتحت ہم ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تو بھی اپنے فضل سے ان مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے۔ جو تو نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ تاکہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ اور ہماری خواب ایک حقیقت کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔

اصل حقیقت یہی ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالٰے نے

صرف ظاہری آلہ

بنایا ہے۔ ورنہ اصل آلۂ کار جس سے اس نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ اور ہے۔ ہماری مثال ویسی ہی ہے۔ جیسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کنکر اٹھا کر بدر کے دن پھینکے تھے۔ اللہ تعالٰے اس کے متعلق فرماتا ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی کہ یہ تمہارا کنکر پھینکنا۔ تمہارا کنکر پھینکنا نہیں بلکہ خدا کا کنکر پھینکنا ہے۔ اگر یہ کنکر تم پھینکتے۔ تو ان کنکروں کا کیا تھا۔ تھوڑی دور جا کر یہ زمین پر گر پڑتے مگر یہ تم نے کنکر نہیں پھینکے بلکہ ہم نے پھینکے۔ ادھر تمہارا ہاتھ ہلا۔ ادھر ہم نے آندھی کو بھی ساتھ ہی چلا دیا۔ اور اس نے کروڑوں کروڑ اور اربوں ارب اور کنکر اٹھا کر کفار کی آنکھوں میں ڈال دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کفار بالکل حملہ نہ کرسکے۔ کیونکہ جو سوار سامنے کی طرف دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اس نے دشمن کا مقابلہ کیا کرنا ہے۔ غرض سب حالات کو دیکھ کر ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہماری حیثیت بدر کے ان کنکروں کی سی ہے جنہیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مٹھی میں لیا۔ اور کفار کی طرف پھینکا ان کنکروں نے کفار کو اندھا نہیں کیا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھینکے۔ بلکہ ان کنکروں نے کفار کو اندھا کیا۔ جو خدا تعالٰے نے آندھی کے ذریعہ اڑائے۔ پس ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہمارے سوا کوئی اور آلہ ہے۔ جس نے کام کرنا ہے۔ اور کوئی اور سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے

اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب

کرنا ہے۔ اور وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے دُنیا پر اسلام کو غالب کیا جاسکتا ہے۔ بندے کی وہ دعائیں ہیں۔ جو خدا تعالٰے کے فضل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ اور خدا تعالٰے کا فضل ہی ہے۔ جس سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔ صرف یہی چیز ہے جس پر ہماری فتح اور کامیابی مقدر ہے۔ اور چونکہ یہ دن

خصوصیت سے دعاؤں کے دن

ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے۔ کہ ہم اللہ تعالٰے کے حضور بالالتزام یہ دُعا کریں۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کی فتح کے سامان پیدا کرے۔ ہماری کمزوریوں کو دُور کرے ہماری کوتاہیوں سے چشم پوشی کرے ہماری خطاؤں کو معاف کرے۔ اور اپنے فضل سے ہمیں وہ سامان عطا فرمائے۔ جن سامانوں سے ہمارا مقصود ہمیں حاصل ہو۔ کیونکہ گو ہم کمزور ہیں۔ مگر کام اسی کا ہے۔ اور ہماری شکست اور ناکامی اسی کے جلال کے ظہور میں حارج ہوگی۔

پس ہمیں اللہ تعالٰے کے حضور کثرت سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ تا ہماری غفلتوں کی وجہ سے خدا تعالٰے کا جلال پوشیدہ نہ ہو جائے۔ اور ہماری کوتاہیاں نادانوں کی نگاہ میں اس کی شکست قرار نہ پائیں۔ اور وہ اپنے فضل سے اپنے نام اپنے جلال اور اپنی عزت کے ظہور کے لئے ہمارے کمزور ہاتھوں میں وہ طاقت پیدا کرے جو کام کو سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی

جماعت کے افراد کے لئے بھی دُعائیں کرو

اور اپنے اہل وعیال اور دوستوں اور عزیزوں کے لئے بھی دعائیں کرو تا اللہ تعالٰے ہم سب میں حقیقی تقوےٰ پیدا کرے۔

یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ جب تک

صوفی عبد القدیر صاحب احمدی مجاہد کو حکومت جاپان نے بے قصور پاکر رہا کردیا

قادیان ۱۸ نومبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کو ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے جن کو حکومتِ جاپان نے حال میں جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کرلیا تھا۔ بعد تحقیقات بالکل بے قصور پاکر رہا کردیا ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

234
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی اور تقویٰ

دُنیا میں قائم نہیں ہو جاتا۔ ہمیں وُہ ثمرات میسر نہیں آسکتے۔ جو ہمارے لئے مقدر ہیں۔ ایک انسان میں غلطیاں بھی ہوں۔ وُہ گنہگار بھی ہو۔ وُہ قصور وار بھی ہو۔ مگر جب تک اس کے دل میں تقویٰ رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو ڈھانپتا چلا جاتا ہے۔ اور بالآخر اُسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے پس سب سے پہلے جماعت کے افراد کے لئے دُعا کرو۔ اور اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں۔ اور دوستوں کے لئے بھی۔ کہ ہم میں سے ہر شخص کو تقویٰ اللہ نصیب ہو۔ تقویٰ خدا تعالےٰ کی خشیت اور خوف کو کہا جاتا ہے۔ اور جب تک کسی شخص کے دل میں اس کا خوف رہتا ہے۔ اس وقت تک وُہ گناہ کی حالت میں بھی خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ گو

گناہ ایک کمزوری کی علامت ہے

مگر خشیت اللہ کے معنے ہیں خدا کی محبت اور گو خشیت خوف کو کہا جاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کا ڈر ایسا نہیں ہوتا۔ جیسے سانپ کے زہر سے انسان ڈرتا ہے اس کے ڈر کے معنے اس کی محبت کے ہی ہوتے ہیں۔ اور درحقیقت محبتِ الٰہی کا ہی دوسرا نام خشیت اللہ اور تقویٰ اللہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت ایسی چیز ہے۔ کہ جس دل میں اس کا ایک شمہ بھی باقی ہو۔ اس کا تباہ ہونا بڑا مشکل۔ بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی غیرت کبھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ جس شخص کے دل میں اس کی سچی محبت ہو۔ وُہ اسے ضائع کر دے۔ اس لئے یا تو وہ ایسے شخص کو توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔ یا انسان اگر کبھی غفلت سے تقویٰ کا بیج اپنے دل سے بالکل ضائع کر دے۔ تو اس وقت اُسے سزا دیتا ہے۔ مگر جب تک کسی انسان کے دل میں تقویٰ قائم رہتا ہے۔ اُسے سزا اس رنگ میں کبھی نہیں ملتی۔ جو اسے تباہ کر دے۔ اور ایسے شخص کی نجات نہ صرف ممکن۔ بالکل سہل الحصول ہوتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی اپنی ماں کا اکلوتا بچہ ہو۔ اور اس کی ماں بڑھیا ہو۔ یا بڑھیا تو نہ ہو مگر اس کا خاوند مر چکا ہو۔ ایسی ماں اور ایسے بچہ میں بھی کبھی کبھی لڑائی ہو جاتی ہے۔ اختلاف بے شک بُری شے ہے لیکن کبھی نہ کبھی عزیز ترین وجودوں میں بھی۔ اور ایسے ماں بچے میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس وقت اس بچہ کی ماں اُس پر ناراض ہو جاتی ہے لیکن

ماں کی ناراضگی

ایسی ہی ہوتی ہے۔ کہ اُدھر وُہ خفا ہو کر مونہہ ایک طرف کر لیتی ہے۔ اور اِدھر کنکھیوں سے اُسے دیکھتی بھی جاتی ہے تا بچہ میں اگر ذرا سی بھی تبدیلی یا رغبت پیدا ہو۔ تو وہ اُسے دوڑ کر گود میں اٹھالے ؎

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں جب تین صحابہؓ سے ایک غلطی ہوئی۔ اور وُہ باوجود جنگ میں شامل ہونے کی طاقت رکھنے کے شامل نہ ہُوئے۔ اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے بیوی بچے ان سے الگ کر لئے۔ ان سے بولنا منع کر دیا۔ ان سے لین دین کے تعلقات رکھنے ممنوع قرار دے دیئے۔ اور ان سے تمام مسلمانوں کو ہر قسم کا معاملہ کرنے سے روک دیا۔ تو انہی تین شخصوں میں سے ایک شخص بیان کرتا ہے۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں جاتا۔ آپ کو السلام علیکم کہتا۔ اور پھر دیکھتا۔ کہ جواب میں آپ کے ہونٹ ہلتے ہیں۔ یا نہیں۔ وُہ چونکہ یہ جانتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب اُن سے بولنا منع کیا ہوا ہے۔ تو آپ اونچی آواز سے جواب نہیں دینگے۔ اس لئے وُہ سلام کہکر آپ کے ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ اور خیال کرتا۔ کہ شاید آپ مونہہ میں میرے سلام کا جواب دیں۔ مگر جب دیکھتا۔ کہ آپ کے ہونٹ نہیں ہلے۔ تو گھبرا کر مسجد سے باہر آجاتا اور پھر دوبارہ جا کر السلام علیکم کہتا۔ اور خیال کرتا۔ کہ شاید پہلی دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری آواز نہیں سُنی۔ اور سلام کہکر پھر غور سے دیکھتا۔ کہ آپ کے ہونٹ جواب میں ہلے ہیں۔ یا نہیں۔ مگر جب دیکھتا۔ کہ نہیں ہلے۔ تو پھر چلا جاتا۔ اور خیال کرتا کہ دونوں دفعہ میری آنکھیں چوک گئی ہیں۔ اور پھر تیسری دفعہ جا کر السلام علیکم کہتا۔ اور آپ کے ہونٹوں کو خوب غور سے دیکھتا رہتا۔ کہ اُن میں حرکت پیدا ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ وُہ صحابی کہتے ہیں۔ کہ بار بار اس طرح کرنے پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہونٹوں میں مجھے کوئی حرکت نظر نہ آتی۔ یہ وُہ شخص تھا۔ جو خطا کار تھا جو گنہگار تھا۔ اور اسے اپنے ایک قصور کی وجہ سے سزا ملی تھی۔ مگر اس کے دل سے

محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبّت

نہیں گئی۔ وُہ چاہتا تھا۔ کہ خدا میرا قصور معاف کرے۔ اور پھر مجھے اپنے دامنِ رحمت میں لے لے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ جو حکم آپ نے تمام مسلمانوں کو دیا تھا۔ آپ کے لئے بھی اس کی تعمیل ضروری تھی۔ مگر وُہ روایت کرتے ہیں۔ کہ مجلس میں جب میرا کسی دوسری طرف دھیان ہوتا۔ اور یکدم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نظر پڑتی۔ تو مجھے دکھائی دیتا۔ کہ آپ کنکھیوں سے میری طرف دیکھ رہے ہیں۔

اب دیکھو۔ ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس حکم کی جو آپ نے تمام مسلمانوں کو دیا۔ خود بھی تعمیل کرتے۔ اور سلام کا جواب تک نہیں دیتے۔ مگر دوسری طرف اسے کنکھیوں سے دیکھتے بھی جاتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے۔ کہ تو یہ اور

حقیقی ندامت کے آثار

پوری طرح اس میں ظاہر ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ؎

پھر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے جو محبت رکھتا ہے۔ اس کا بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مثال میں ذکر فرمایا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت بھی ایک بڑی چیز تھی۔ مگر خدا کی محبت تو بہت ہی بڑی چیز ہے۔ اور کسی انسان کی محبت خواہ وُہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ اس حد تک کہاں پہونچ سکتی ہے۔ جس حد تک

خدا تعالےٰ کی محبت

ہوتی ہے۔ وُہ لیس کمثلہ شیءٌ ہے۔ اور اس سے کسی کو کوئی مشارکت نہیں۔ خواہ وُہ نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہوں ؎

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جب یہ نمونہ ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی محبت کا کیا کہنا۔ وُہ جس محبت اور پیار سے اپنے بندے کی طرف دیکھتا ہے۔ اس کا نقشہ ہم نہیں کھینچ سکتے۔ ہم جب اس کی جنت کا نقشہ نہیں کھینچ سکتے۔ تو اس کی محبت کا نقشہ کس طرح کھینچ سکتے ہیں۔ بندوں کے متعلق ہمارا یہ حال ہے۔ کہ ہم ان کے اعمال کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں اُن کے قلوب کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے۔ پھر خدا تعالےٰ جس کے افعال کو بھی ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس کی کیفیتِ محبت کو ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی مثالوں سے حقیقت قریب کی جا سکتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی اللہ تعالےٰ کی محبت کو مثالوں سے ہی سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے ؎

بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا۔ جب مسلمانوں کی تلواریں کفار کی گردنیں اڑا رہی تھیں۔ جب بڑے بڑے جری سپاہی اپنی سواریوں پر بیٹھے پورے زور سے انہیں کوڑے مار کر بھگائے لیجا رہے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاقبتی جلد وہ مسلمانوں کی فوج سے دور پہونچ سکتے ہوں پہونچ جائیں۔ اس وقت ایک عورت دیوانہ وار میدان جنگ میں پھرنے لگی۔ اور بغیر اس خیال کے کہ کوئی مسلمان سپاہی اسے گرفتار کرے گا۔ وہ ایک جوش اور جنون کی حالت میں کبھی ایک بچہ کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس عورت کو دیکھا۔ اور صحابہ رضؓ سے فرمایا تمہیں پتہ ہے۔ یہ عورت کیوں اس میدان میں گھبرائی ہوئی پھر رہی ہے پھر خود ہی فرمایا۔ اس عورت کا بچہ کھویا گیا ہے۔ اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے۔ مگر دیکھو اپنے بچہ کی محبت میں اسے یہ ہوش ہی نہیں۔ کہ یہاں کیا تباہی مچی ہوئی ہے چنانچہ وہ عورت اس میدان میں جونہی کسی بچہ کو دیکھتی۔ دوڑ کر اس سے چمٹ جاتی۔ اور اسے گلے لگا لیتی۔ اور جب دیکھتی۔ کہ وہ اس کا بچہ نہیں۔ تو اسے پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ پھر آگے بڑھتی اور جب کوئی اور بچہ اسے نظر آتا تو دوڑ کر اسے گلے لگا لیتی۔ اور جب دیکھتی کہ وہ بھی اس کا بچہ نہیں تو اسے بھی پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ اور پھر دیوانہ وار ادھر اُدھر تلاش کرنے لگ جاتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا اس نے اپنے بچہ کو گلے سے چمٹ لیا۔ اور چھاتی سے لگا کر اُسے پیار کرنے لگی۔ اور پھر نہائت اطمینان سے وہیں بیٹھ گئی۔ اور دنیا جہان سے بالکل غافل ہو گئی۔ وہ اس بات کو بھول گئی۔ کہ یہاں کوئی جنگ ہو رہی ہے وہ اس بات کو بھول گئی۔ کہ یہاں لوگ قتل ہو رہے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول گئی۔ کہ یہاں ہر لمحہ جان جانے کا خطرہ ہے۔ وُہ دنیا و مافیھا سے غافل ہو گئی۔ اور جب اسے اپنا بچہ مل گیا۔ تو اس نے سمجھا۔ کہ اب میرے لئے امن ہی امن ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ تم نے اس عورت کو دیکھا جب اسے اپنا بچہ مل گیا۔ تو کیسی اطمینان سے بیٹھ گئی۔ لیکن جب کھویا ہُوا تھا تو کیسی مضطرب اور بے قرار تھی۔ پھر آپ نے فرمایا یہی مثال اللہ تعالےٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے۔ بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو بندہ اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی وجہ سے خدا تعالےٰ کو کھو دیتا ہے۔ اس کا خدا تعالےٰ کو ایسا ہی قلق ہوتا ہے۔ جیسے اس عورت کو اپنے بچہ کے کھوئے جانے پر ہُوا۔ اور پھر جب بندہ توبہ کے بعد اس کی طرف واپس آتا ہے۔ تو اسے ویسی ہی خوشی ہوتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر جیسی اس عورت کو اپنا بچہ ملنے پر ہوئی۔ تو ہمارا خدا ہمیں بخشنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کی بخشش کو ڈھونڈنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کب اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ وہ ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ کی ذات کے متعلق یہ الفاظ استعمال کرنے جائز ہوتے تو میں کہتا۔ کہ وُہ مضطرب ہے۔ وہ ایک گھبراہٹ اور قلق میں ہے۔ کہ میرا بندہ میرے پاس کیوں نہیں آتا۔ دیر صرف ہماری ہی طرف سے ہے۔ کوتاہی صرف ہماری ہی ہے۔ ورنہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا اس کے حضور توبہ کرتا اور اس سے درخواست معافی کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی بخشش اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور نہ صرف اس کے گناہوں کو بھول جاتی۔ بلکہ دوسروں کو بھی بھلوا دیتی ہے۔ یہی

خدا تعالےٰ کا نام ساتر نہیں بلکہ ستار ہے

اور ستّار وہ ہوتا ہے۔ جس میں صفت ستر کی تکرار اور شدت پائی جائے دنیا صرف ساتر ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کسی کے گناہ کا علم ہو تو وُہ اسے بیان نہ کرے۔ مگر وہ دوسرے آدمی کے ذہن سے کسی کے گناہ کا علم نہیں نکال سکتا۔ مگر خدا تعالےٰ چونکہ قادر ہے اس لئے اس نے کہا کہ میں ساتر نہیں بلکہ ستار ہوں۔ یعنی میں صرف یہی نہیں کرتا کہ بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔ بلکہ مَیں لوگوں کے ذہنوں سے بھی ان گناہوں کی یاد نکال دیتا ہوں۔ اور انہیں یاد بھی نہیں رہتا۔ کہ فلاں نے کبھی فلاں گناہ کیا تھا۔ اگر خدا تعالےٰ ستار نہ ہوتا۔ تو گنہگار کے لئے جنت میں بھی امن نہ ہوتا۔ وہ ہر شخص کی طرف دیکھتا اور کہتا اس کو میرے گناہ کا علم ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ میں ستار ہوں۔ اور میں نہ صرف لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہوں۔ بلکہ لوگوں کے حافظوں پر بھی تصرف کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ دوسروں کو اس کا گناہ یاد ہی نہیں رہتا۔ اور وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ہمیشہ سے ہی نیک تھا۔ یہ ہمیشہ سے ہی پاکیزہ خصائل رکھنے والا تھا۔ تو ہمارا واسطہ ایک ستار العیوب اور غفار الذنوب خدا سے ہے۔ جو نہ صرف ہمیں بخشنے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ وُہ ہماری کھوئی ہوئی عزت ہمیں واپس دینے اور اسے دوبارہ دنیا میں قائم کر دینے کے لئے آمادہ ہے۔ وہ نہ صرف مزید عزت دیتا بلکہ پہلی بدنامی کو بھی دور کر دیتا ہے۔ ایسے خدا کی خاطر جو ہماری عزت کا اتنا خیال رکھتا ہے۔ کونسی قربانی ہے۔ جو بڑی ہو سکتی ہے۔ یقیناً اس کی خاطر ہر قربانی حقیر اور ذلیل ہے۔ اور اس کے لئے ایک عزت کیا۔ اگر ہزار عزتیں بھی قربان کرنی پڑیں۔ تو وہ گراں نہیں ہو سکتیں کیونکہ عزتیں اسی کی طرف سے آتی ہیں۔ اور ذلتوں کو بھی وہی دور کرتا ہے۔

پس

دعائیں کرو

اپنے لئے سلسلہ کے لئے۔ اور ان تمام روکوں کے دور ہونے کے لئے جو ترقی سلسلہ کی راہ میں حائل ہیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے قصوروں اور ہماری غلطیوں کو معاف کرے۔ اور ہمارے اندر ایسی طاقت پیدا کر دے۔ کہ جس طاقت سے کام لیتے ہوئے ہم اس کے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور اس کے دین کے سچے خادم بن جائیں ایسے خادم جن کے دلوں میں رات دن یہی خیالات موجزن رہیں۔ کہ اس کے دین کو بلند کریں۔ اس کے نام کو اونچا کریں۔ اور اس کی عزت کو غالب کریں اور ہمارے اعمال میں اپنے فضل سے ایسی طاقت اور قوت بھر دے۔ کہ دشمنوں کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے۔ بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کر دے کہ ہم اس کے احکام توڑنے کو اپنے لئے زہر سمجھیں۔ جیسے کوئی عقلمند پینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور نیکیوں اور بھلائیوں اور خیرات کی ایسی محبت پیدا کر دے۔ کہ جس طرح جسم کا کوئی حصہ جدا کرنے سے انسان کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح نیکیوں کو چھوڑنا ہمارے لئے تکلیف اور دکھ کا موجب ہو۔ اور تقوےٰ ہمارے دل میں مضبوطی سے قائم ہو۔ اور اس کی محبت ہماری غذا اور اس کا عشق ہماری دوا ہو۔ حتےٰ کہ ہمارا اٹھنا ہمارا بیٹھنا ہمارا سونا ہمارا جاگنا ہمارا کھانا۔ ہمارا پینا۔ ہمارا چلنا۔ ہمارا پھرنا۔ ہمارا جلینا اور ہمارا مرنا سب خدا کے لئے ہو۔ اور ہماری زندگی کی ہر گھڑی اس کی محبت میں گزرے۔ اور اس سے جدائی کی کوئی ساعت ہم پر نہ آئے۔ یہاں تک کہ جب ہم اس دنیا سے رخصت ہو کر اگلے جہان میں جائیں۔ تو اس کے وصال کا ابدی جام ہمیں پلا دیا جائے ایسا جام جو پھر ہمارے ہونٹوں سے کبھی نہ ہٹایا جائے۔ اور وُہ ہماری ہی چیز بن جائے ؛ (اللّٰھم اٰمین)

—(۲)—

اس کے بعد مَیں اس امر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق سفر سے پہلے میں نے کہا تھا۔ کہ میں ایک بات بیان کرنی چاہتا ہوں۔ مگر اس کے لئے قادیان میں میرا موجود ہونا ضروری ہے تا اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو بعد کے خطبات میں اس پر مزید روشنی ڈالی

235

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاسکے ۔

وُہ بات یہ ہے ۔ کہ میں

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے متعلق ایک امر کا ذکر

کرنا چاہتا ہوں ۔ جو میں اُن کو براہ راست بوجہ موجودہ تعلقات کی نوعیت کے کہنا پسند نہیں کرتا ۔ اس لئے اس خطبہ کے ذریعہ سے کہتا ہوں ۔ تا دوسرے لوگ بھی سُن لیں ۔ اور شیخ صاحب تک بھی بات پہونچ جائے ۔ آگے ان کی مرضی ہے ۔ وُہ جس طرح چاہیں ۔ کریں ۔ میری طرف سے ان پر حجت پوری ہو جائے گی جیسا کہ میں نے قادیان سے جانے سے پہلے بیان کیا تھا ۔ میرا ارادہ تو پہلے ہی اس بات کو کہنے کا تھا ۔ لیکن اس

سفر کے دوران میں ایک رؤیا

ہُوا جس سے میں نے یہ سمجھا ۔ کہ الٰہی منشا بھی یہی ہے ۔ کہ میں اُن پر حجت تمام کردُوں ۔

جس وقت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا تیسرا خط مجھے آیا ہے ۔ اور دوستوں کو بُلا کر میں نے ان کے متعلق مشورہ لیا ہے ۔ تو اس وقت میں ایک تحریر لکھ کر اُس مجلس میں لے گیا تھا ۔ اور میرا منشا تھا ۔ کہ ان خطوں کے جواب میں وُہ تحریر انہیں بھجوا دُوں ۔ اس تحریر میں مَیں نے لکھا تھا ۔ کہ میں چاہتا تھا ۔ کہ آپ کو استخارہ اور دُعا کی طرف توجہ دلاؤں ۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور میں مُجرم نہ ٹھہریں ۔ لیکن افسوس کہ آپ نے اس راستہ کو بند کر دیا ۔ اب میں مجبوراً آپ کے آخری خط کے جواب میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے ۔ کہ آپ کا خط

افتراؤں بہتانوں اور کذب سے پُر

ہے ۔ (میرا یہ مطلب نہ تھا ۔ کہ شیخ صاحب نے خود افترا کیا ۔ بلکہ یہ کہ جس نے بھی ان تک یہ باتیں پہونچائی ہیں ۔ اس نے افترا ۔ کذب اور جعلسازی سے کام لیا ہے ۔ اور شیخ صاحب کے بعض نے اس پر مزید رنگ آمیزی کر دی) اب اگر آپ اپنے دعوٰے میں مصر ہوں ۔ اور دوسروں کے بہتانوں پر قسم کھانے کی غیر متقیانہ جسارت رکھتے ہوں ۔ تو آپ بھی اپنے خط کے نیچے لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین لکھ کر بھجوا دیں ۔ کہ آپ نے بزعم خود جو واقعات اس خط میں لکھے ہیں ۔ یا جو باتیں بیان کی ہیں ۔ وُہ سچی ہیں ۔ اور اُن کے کہنے کا خدا اور اس کے رسول نے آپ کو حق دیا ہے ۔ اور یہ کہ اگر آپ کا عمل خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو ۔ تو آپ پر اور آپ کے خاندان پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہو میرا منشا یہ تھا ۔ کہ میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کے ماتحت دیئے ہُوئے حکم پر کہ ایسے امور پر مباہلہ نہیں ہوتا بلکہ گواہیاں ہوتی ہیں ۔ اور مباہلہ کے مطالبہ کا حق صرف اس شخص کو ہے جس پر الزام لگایا گیا ہو ۔ نہ کہ الزام لگانے والے کو ۔ تاکہ وُہ دیکھ لے ۔ کہ جو شخص اس کے مقابل پر ہے ۔ مباہلہ کے قابل بھی ہے ۔ یا نہیں ۔ نہایت یقین کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں ۔ اس لئے شیخ صاحب کی طرف سے کسی ایسے مطالبہ کے پیش ہونے سے پہلے ہی یہ قسم کھا دُوں ۔ تاکہ ان کے مطالبہ کے بعد یہ راستہ میرے عقیدہ کے مطابق میرے لئے بند نہ ہو جائے ۔ جب میں نے دوستوں کو مضمون سنایا تو انہوں نے مشورہ دیا ۔ کہ اس رنگ میں ان کے جواب کی ضرورت نہیں وُہ ایسے گندے الزام لگا کر اور

گستاخی کے مرتکب

ہو کر خود ہی جماعت سے الگ ہو گئے ہیں ۔ ان کی جماعت سے علٰحدگی کا اعلان کر دینا چاہیئے ۔ پھر جب وُہ خود اپنے الزامات شائع کرینگے ۔ تو اس قسم کی تردید کا موقعہ بھی آ جائے گا ۔ چنانچہ ان کے مشورہ کے مطابق میں نے وہ مضمون لکھا ۔ جو پہلے شائع ہو چکا ہے ۔ بعد کے حالات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ

دوستوں کا مشورہ

بھی نہایت بابرکت تھا ۔ کیونکہ ممکن تھا ۔ کہ میرے جواب سے معاملہ دب جاتا اور پھوڑا اندر ہی اندر پکتا رہتا لیکن جیسا کہ اب معاملہ ہے ۔ اس مرض کا ظاہر ہونا سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری تھا ۔ تا کئی لوگ جو اس قسم کی ناپاک سازشوں میں ملوث تھے ۔ ظاہر ہو جائیں ۔ اور یہ فتنہ بڑھنے سے رُک جائے ۔ لیکن میں ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتا ہوں ۔ کہ اس قسم کی تحریر جو میں نے لکھی تھی ۔ وُہ بھی یقیناً بعض اور لحاظ سے مفید ہو سکتی تھی بہرحال وُہ وقت تو گیا ۔ اور اس وقت کے دُعا ۔ اور انابت کے موقعہ کو شیخ صاحب نے بھی ضائع کر دیا ۔ اور میں بھی ان کو اس طرف توجہ نہ دلا سکا ۔ کیونکہ میں یہ خیال کرتا رہا ۔ کہ اُن کا جوش ٹھنڈا ہو جائے ۔ تو انہیں نصیحت کروں اور بعد میں خود انہوں نے اس دروازہ کو بند کر دیا ۔ اور جو ہونا تھا ۔ ہو گیا ۔ مگر ہمارا خدا ایسا رحم کرنے والا ہے کہ آج بھی ان کے لئے

توبہ کا دروازہ بند نہیں

اور اسی کی طرف میں آج ان کی توجہ پھرانی چاہتا ہوں ۔ اب بھی اگر وُہ خشیت اللہ سے کام لے کر اللہ تعالےٰ سے ہدایت چاہیں ۔ اور مولویانہ طرز کو چھوڑ دیں ۔ تو اللہ تعالےٰ سے بعید نہیں ۔ کہ ان کی ہدایت کا راستہ کھول دے اللہ تعالےٰ رمضان میں دُعائیں سنتا ہے ۔ شائد سندھ جانے سے پہلے مجھے اسی لئے بولنے کا موقعہ نہ ملا ہو ۔ کہ میں رمضان میں یہ خطبہ کروں ۔ اور ان کو ان ایام سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جائے ۔

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان کو توجہ دلاتا ہوں ۔ ان تعلقات کو مدنظر رکھتے ہُوئے جو کبھی میرے اور ان کے درمیان تھے ۔ اور ان تعلقات کو مدنظر رکھتے ہُوئے جو ان کے سلسلہ سے تھے ۔ کہ وہ سوائے ان باتوں پر زور دینے کے جو ان کی عقل کی پیدا کردہ ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کے حضور کم سے کم چالیس دن

استخارہ اور دُعا

کریں ۔ اور کہیں ۔ کہ اے خدا جس راستہ پر میں اس وقت چل رہا ہوں ۔ اگر یہ راستی اور ہدایت کا راستہ نہیں ۔ بلکہ گمراہی ۔ اور ضلالت کی راہ ہے ۔ اور جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہے اور تیری رضا اس میں نہیں ہے ۔ تو تُو مجھے اس راستہ پر چلنے سے بچا لے ۔ اور مجھے ہدایت دے ۔ اور اگر میں راستی اور ہدایت پر ہوں ۔ اور تیری رضا کی راہ پر چل رہا ہوں ۔ تو تُو خود میرے لئے ایسی روشنی پیدا کر دے جس روشنی کی بناء پر میں اس راستہ پر قائم رہوں ۔

جیسا کہ بعض دوستوں کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ ان کو بھی یہ معلوم ہے ۔ کہ ان کی حالت جو آج ہُوئی ہے ۔ اس کی خدا نے

آج سے بائیس سال پہلے

مجھے خبر دے دی تھی ۔ جب شیخ صاحب مصر سے واپس آئے ہیں ۔ اس وقت مجھے ایک رؤیا ہُوا ۔ جس میں مجھے بتایا گیا ۔ کہ شیخ صاحب کا خیال رکھنا یہ مرتد ہو جائیں گے ۔ شائد میرے اس رؤیا کے اور بھی گواہ ہوں ۔ مگر دو گواہ تو میں یقینی طور پر پیش کر سکتا ہوں ۔ ان میں سے ایک گواہ کے متعلق شائد وُہ یہ کہدیں ۔ کہ ان کی گواہی کی کوئی حقیقت نہیں ۔ کیونکہ عام لوگ گواہ کے رُتبہ ۔ اور مقامِ اخلاص کو نہیں دیکھتے ۔ وُہ صرف یہ دیکھ کر کہ وُہ ماتحتی میں کام کرتا ہے یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں ۔ کہ وُہ جھوٹ بول دے گا ۔ لیکن اگر وہ اس گواہ کے رُتبہ اور مقام کو مدنظر رکھیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں ۔ وُہ اس گواہ کی گواہی کو بھی رد نہیں کریں گے ۔ خصوصاً جبکہ ایک آزاد گواہی اس کے ساتھ شامل ہے ۔

یہ گواہ

مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

ایک ۔ مولوی صاحب یہ کہتے ہیں ۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے ان کے ارتداد کے متعلق جو رؤیا دیکھا اور جس کا میں نے انہی دنوں میں ذکر کر دیا تھا یہ تھا۔ کہ شیخ صاحب کا خیال رکھا جائے وہ عیسائی ہو جائیں گے۔ مجھے جس قدر اس خواب کی تعبیر یاد ہے وہ یہی ہے کہ ان کے دین کی خرابی کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی۔ چنانچہ میں نے اس رؤیا کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائی کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مجھے یاد ہے کہ خواب میں یہ تھا کہ عیسائی ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر یہ بھی ہو تب بھی عیسائی سے مراد ضرور عیسائی ہونا نہیں بلکہ عیسائیوں والی کوئی خاص صفت بھی ہو سکتی ہے۔ اور عیسائیوں کا یہ مشہور عیب ہے کہ وہ دوسرے بزرگوں پر عیب لگانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کے مذہب کی بنیاد اس پر ہے۔ کہ سب انبیا بدکار تھے۔ سوائے حضرت مسیح ناصری کے۔ شیخ صاحب کو جو ابتلا آیا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہے۔ ایک طرف وہ اپنے آپ کو عالم ربانی کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مجھ پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں اور اکثر حصہ جماعت کو گمراہی کی طرف جانیوالا اور بدظنی کرنے والا۔ اور بہت سوں کو دہریہ قرار دیتے ہیں۔ پس یہ ٹھوکر جوان کو لگی ہے۔ یہ عیسائیوں والی ٹھوکر ہے۔

اگر صرف مولوی سید سرور شاہ صاحب کی گواہی ہوتی۔ تو شائد شیخ صاحب اس سے اتنا فائدہ نہ اٹھا سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ اس نے اس بارہ میں

ایک اور آزاد گواہ

بھی پیدا کر دیا ہے۔ اور اس کا علم اس طرح ہوا کہ شیخ صاحب کے جدا ہونے پر جو جماعتوں نے ریزولیوشن بھجوائے۔ ان میں ایک ریزولیوشن اڑیسہ کی ایک جماعت کا بھی تھا۔ اس میں وہاں کے جلسہ کی کیفیت بھی درج تھی۔ اور اس میں ایک مقرر کی تقریر اس طرح درج تھی۔ کہ شیخ صاحب کا ابتلاء بھی [illegible] ایمانوں کو بڑھانے والا ہے۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح کی ایک خواب ان کے متعلق تھی۔ کہ وہ مرتد ہو جائیں گے جب میں نے یہ رپورٹ پڑھی۔ تو فوراً اس جماعت کو خط لکھوایا کہ ان صاحب نے یہ میری خواب کہاں سے سنی ہے۔ اس کا جواب وہاں سے یہ آیا۔ کہ یہ صاحب ۱۹۱۵ء میں قادیان میں طالبعلم تھے۔ اور انہوں نے خود میرے منہ سے یہ خواب سنی تھی۔ جبکہ میں نے بعض دوستوں کو یہ خواب سنائی تھی۔

اس سینکڑوں میل پرے کے ایک شخص کی شہادت نے شہادت کی لڑی کو مکمل کر دیا ہے۔ اور یہ رؤیا ارتداد کے لئے شیخ صاحب کی ٹھوکر بجائے شبہ کا موجب بننے کے زیادتی ایمان کا موجب بنتی ہے الہٰی سلسلوں کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ رؤیائے صادقہ خصوصاً ایسی رؤیاء جو قیاسات یا حالات حاضرہ سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بائیس سال پہلے اس قسم کا خیال کبھی شیخ صاحب کی نسبت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے مستقبل کے متعلق یہ خبر دی یہ خواب انسانی بناوٹ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آخر وہ کون سا بندہ ہے۔ جو اتنے علم کا مالک ہو کہ بائیس سال بعد میں ہونے والے واقعہ کا نقشہ کھینچ کر رکھدے۔ یہ صرف خدا کا ہی کام ہے۔ کہ وہ غیب کا انکشاف کرے۔ اور وہ خدا ہی تھا جس نے مجھے آج سے بائیس سال پہلے ان کے ارتداد کی خبر دی۔

پس

شیخ صاحب کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے

کہ کیا خدا تعالیٰ نے اسی کو رؤیاء کے ذریعہ بائیس سال پہلے یہ بات بتائی تھی۔ جس کو ان کے ذریعہ وہ (نعوذ باللہ) تباہ کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ پھر آٹھ نو سال ہوئے۔ میں نے رؤیا دیکھی کہ

مصری صاحب پر کوئی ابتلا

آیا ہے۔ اور ان کے دل میں بہت سے شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ اور بعض دفعہ انہیں یہ بھی خیال آتا ہے۔ کہ وہ قادیان سے چلے جائیں۔ میں نے اس پر رؤیا میں ان کی دعوت کی۔ اور انہیں نصیحت کی۔ کہ ان باتوں کا نتیجہ اچھا نہیں۔ اس سے ایمان بالکل جاتا رہیگا۔ چنانچہ رؤیا میں انہوں نے اقرار کیا۔ کہ ہاں واقعہ میں میرے دل میں وساوس پیدا ہو گئے تھے۔ اور میں چاہتا تھا۔ کہ قادیان سے چلا جاؤں یہ رؤیاء بھی جہاں تک میں سمجھتا ہوں انہیں پہنچی ہوئی ہے۔ اور اس رؤیاء سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ان پر کوئی ابتلا آنے والا ہے۔ اور ان کے دل میں ایسے شکوک وشبہات پیدا ہونے والے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں وہ چاہیں گے۔ کہ قادیان سے باہر چلے جائیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ یہ خواب بھی عجیب طریق پر پورا ہوا۔ چنانچہ احباب نے "الفضل" میں ایک دوست کا بیان پڑھا ہو گا۔ جو انہوں نے افریقہ سے لکھکر بھجوایا۔ کہ مصری صاحب نے ان کے سامنے یہ خواہش کی تھی کہ اگر میری لڑکی کی ملازمت کا وہاں کوئی انتظام ہو جائے تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی افریقہ چلا جاؤں۔ اور گو انہوں نے کہا تھا۔ کہ دو سال کی چھٹی لے کر۔ مگر بہرحال قادیان کو چھوڑ کر محض دنیوی اغراض کے لئے ایک لمبے عرصہ کے لئے انہوں نے جانے کا اظہار کیا۔ باقی رہا وساوس کا حصہ اس کو وہ خود بھی تسلیم کر چکے ہیں۔

پھر ان کے ارتداد کے متعلق صرف میری ہی خوابیں نہیں

اور بھی کئی دوستوں کی خوابیں

ہیں۔ جن میں سے بہت سی "الفضل" میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور کئی ہیں جو ابھی شائع نہیں ہوئیں۔ ان میں سے ایک رؤیا چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری کا بھی ہے۔ پچھلے سال کی بات ہے۔ غالباً جون یا جولائی کا مہینہ تھا۔ میں اس وقت دھرم سالہ میں تھا۔ کہ ان کی طرف سے ایک چٹھی مجھے ملی۔ جس میں مصری صاحب کے متعلق ایک منذر خواب تھا۔ اُس وقت ان کا دل مصری صاحب کی طرف سے اتنا صاف تھا۔ کہ چٹھی کا مضمون ہی بتا رہا تھا۔ کہ وہ مصری صاحب پر نہ صرف یہ کہ بدظن نہیں بلکہ ان سے عقیدت رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس خط میں لکھا تھا۔ کہ میں نے ایک خطرناک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ جس سے مجھے اپنی ایمانی حالت کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک جگہ آپ بیٹھے ہیں۔ مجلس لگی ہوئی ہے اور آپ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اور ایک اور شخص کے متعلق (اس شخص کا نام انہوں نے لکھا تھا۔ لیکن میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے نفاق سے کام لیا ہے۔ اور میں انہیں جماعت سے خارج کرتا ہوں یہ خواب بیان کرنے کے بعد انہوں نے سخت گھبراہٹ کا اظہار کیا ہوا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ چونکہ شیخ صاحب اور دوسرے صاحب کے متعلق تو ایسا گمان کبھی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو مخلص آدمی ہیں اس لئے مجھے سخت گھبراہٹ ہے۔ کہ شائد اس خواب میں میری اپنی روحانیت کا نقشہ نہ کھینچا گیا ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ رؤیا میں ایک مومن کو دوسرے مومن کا آئینہ بنا کر پیش کر دیا جاتا ہے۔ پس میں سخت گھبرا گیا ہوں۔ کہ شائد میرے ایمان میں کوئی نقص ہے۔ جسے ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ رؤیا مجھے دکھائی ہے۔ گویا اس وقت انہیں شیخ عبدالرحمن صاحب مصری سے اتنی عقیدت تھی کہ وہ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ مصری صاحب نفاق سے کام لے سکتے ہیں بلکہ سمجھتے تھے کہ مصری صاحب کے آئینہ میں مجھے اپنی شکل دکھلائی گئی ہے۔ مگر پھر کس طرح

236

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لفظ بلفظ اور ہو بہو

یہ بات پوری ہوئی۔ اس کے علاوہ اور بھی بیسیوں خوابیں ہیں۔ جو جماعت کے مختلف افراد کو ان کے ارتداد کے متعلق آئیں۔ پس مصری صاحب کو قرآن کریم کی اس آیت پر غور کرنا چاہیئے۔ جس میں اللہ تعالےٰ یہود و نصاریٰ کو تورات و انجیل کی ان پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کتب میں پائی جاتی ہیں۔ اور فرماتا ہے کہ کیا ہمارا یہ بندہ موسےٰ کے پاس جانب طور میں موجود تھا۔ جب اس نے اپنے مثیل کی خبر دی تھی۔ کہ اس نے سازش کر کے وہ پیشگوئی لکھوا لی۔ اور انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ یہی دلیل اس موقعہ پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ اگر ہم لوگوں نے ان کے خلاف کوئی منصوبہ کیا ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ بھی اس منصوبہ میں ہمارے ساتھ شریک ہو گیا۔ اور اس نے ۲۲ سال پہلے سے اس سازش کی بنیا د رکھنی شروع کر دی۔ انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ جب ان کے ارتداد کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا یعنے آج سے بائیس سال پہلے اس وقت خدا تعالےٰ نے مجھے ان کے ارتداد کی خبر دی پھر ۸-۹ سال پہلے اس خبر کا تکرار کیا۔ اور دوبارہ ان کے خیالات کی خرابی کی اطلاع دی۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کے اور نیک بندوں پر بھی جن کو قطعی طور پر مصری صاحب پر شبہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ان کے ایمان کو اتنا مضبوط سمجھتے تھے کہ خیال کرتے تھے انکے آئینہ میں انہیں اپنی شکل دکھلائی گئی۔ اسی خبر کا اظہار کیا گیا۔ اور اگر یہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں نہ آجاتا۔ تو وہ یہی سمجھتے رہتے۔ کہ ان کے ایمان میں کوئی نقص ہے۔ اب وہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ کیا ہم سب نے اللہ تعالےٰ سے مل کر ایک سازش کی تھی۔ اور اگر خدا بھی ہماری سازش میں شریک ہو گیا ہے۔ تو پھر

مصری صاحب کے لئے تقویٰ کا طریق

یہی ہے۔ کہ وہ کہیں۔ کہ اگر خدا بھی ایسی بدی کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ تو مجھے اپنی عقل کے نقص کا اقرار کرتے ہوئے اعتراض سے رک جانا چاہیئے پس میں ان کے اور ان کے ساتھیوں کے تمام اعتراضوں اور ان کی اور ان کے ساتھیوں کی تمام گالیوں اور تمام دشنام طرازیوں کو بھلاتے ہوئے نہایت ہی اخلاص اور محبت اور خیر خواہی سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں۔ اور اس کے حضور عاجزانہ طور پر عرض کریں۔ کہ اگر میں حق پر نہیں ہوں اور مجھے یہ طریق عمل اختیار کرنے میں غلطی لگی ہے۔ تو اپنے فضل سے مجھے ہدایت دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر وہ عاجزانہ اور منکسرانہ رنگ میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرینگے تو اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے لئے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ کسی بندے کا لحاظ نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہندو سے مسلمان بنا ہو یا عیسائی سے مسلمان ہوا ہو۔ خدا اپنے سلسلہ کی عظمت کو بڑھانا چاہتا ہے۔ اور خواہ کس قدر روکیں درمیان میں حائل ہوں وہ اسے بڑھا کر رہے گا۔ وہ مجھے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ الزامات جو وہ مجھ پر لگاتے ہیں جھوٹے ہیں۔ تو میں موکد بعذاب قسم کھاؤں۔ حالانکہ مستریوں کے مقابلہ میں بھی میں نے کہا تھا۔ اور اب بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس قسم کے امور کے لئے جن کے متعلق حدود مقرر ہیں۔ اور گواہی کے خاص طریق بتائے گئے ہیں۔

قسموں وغیرہ کا مطالبہ

جائز نہیں۔ بلکہ ایسے مطالبہ پر قسم کھانا بھی اس حکمت کو باطل کر دیتا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے ہاں جس پر الزام لگایا گیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے اختیار ہے کہ جب وہ مناسب سمجھے الزام لگانے والے کو مباہلہ کا چیلنج دے۔ لیکن چونکہ وساوس و شبہات میں مبتلا رہنے والا انسان خیال کر سکتا ہے۔ کہ شائد میں نے قسم سے بچنے کے لئے اس قسم کا عقیدہ تراش لیا ہے۔ اس لئے کم سے کم اس شخص کی تسلی کے لئے جو جانتا ہے۔ کہ جھوٹی قسم کھا کر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ میں اس خدائے قادر و توانا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھا کر شدید لعنتوں کا انسان مورد بن جاتا ہے۔ کہ میرا یہ یقین ہے کہ قرآن کریم کی اس بارہ میں وہی تعلیم ہے جو میں نے بیان کی۔ اور اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔

اب وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ میں اس لئے قسم نہیں کھاتا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی لعنت سے ڈرتا ہوں۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ اگر میں خود ان کے یقین کے مطابق خدا تعالےٰ کی

جھوٹی قسم سے ڈرنیوالا

ہوں۔ تو میری یہ قسم سچی ہے۔ اور جب یہ قسم سچی ہے تو انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ میرا ان معاملات میں مباہلہ نہ کرنا یا قسم نہ کھانا اپنے عقیدہ کے رو سے خدا تعالےٰ کے حکم کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جو شخص ایک جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا۔ وہ دوسری جھوٹی قسم بھی نہیں کھایا کرتا۔ لیکن اگر ان کا خیال ہو۔ کہ میں اس بارہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں۔ تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ پھر دوسرے امر میں جھوٹی قسم اٹھا لینے سے مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے؟

پھر ایک اور سوال ہے۔ جو شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور آج بھی کیا جا رہا ہے کہ

خلیفہ معزول ہو سکتا ہے

اور وہ اس بنا پر مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ مجھے خلافت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ یا یہ کہ جماعت کو چاہیئے۔ کہ مجھے اس عہدہ سے الگ کر دے۔ میں اس دعوے کے جواب میں بھی اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالےٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس نے آج سے ۲۲-۲۳ سال پہلے مجھے رویا کے ذریعہ بتا دیا تھا۔ کہ تیرے سامنے ایسی مشکلات پیش آئینگی کہ بعض دفعہ تیرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو گا۔ کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہو تو اسے علیحدہ کر دیا جائے۔ مگر تو اس بوجھ کو ہٹا نہیں سکیگا۔ اور یہ کام تجھے بہر حال نباہنا پڑے گا۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔

اب اس رنگ میں میں نے قسمیں کھائی ہیں۔ وہ بھی اگر اپنے آپ کو سچائی پر سمجھتے ہیں۔ تو اس رنگ میں قسمیں کھا لیں۔ لیکن ان کو میری نصیحت یہی ہے۔ کہ وہ قسمیں نہ کھائیں کیونکہ میں خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے علم پر قائم ہوں۔ اور ان کے عقائد کی بنیاد ظنیات پر ہے۔ پس میں انہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ

ایسی قسم مت کھائیں

کیونکہ اس کا ان کے لئے اچھا نتیجہ پیدا نہیں ہو گا۔ میں نے بیشک قسمیں کھائی ہیں۔ مگر میں نے ان رویا۔ کشوف اور الہامات کی بنا پر قسمیں کھائی ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ کی طرف سے غیب کی خبریں تھیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر میں نے یہ قسمیں اس علم کی بنار پر کھائی ہیں۔ جو خدا سے مجھے ملا۔ اور جو بندوں سے میں نے نہیں سیکھا پس میں انہیں یہی کہوں گا۔ کہ وہ میرے مقابلہ میں ایسی قسم نہ کھائیں بلکہ خدا تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ انہیں ہدایت دے۔ اور اگر انہیں اپنی بات پر اصرار اور قسمیں کھانے کا شوق ہو۔ تو ایک نہیں کئی قسم کی قسمیں ہیں۔ جو ان جھگڑوں کا فیصلہ کر سکتی ہیں۔ آخر جو الزامات وہ مجھ پر لگاتے ہیں۔ ان کا یہی مطلب ہے۔ کہ میں خلافت کا اہل نہیں۔ مگر میں ابھی

خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر

کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس کا قائم کردہ خلیفہ ہوں۔ وہ بھی ایسی ہی قسم لکھ کر شائع کر دیں۔ پھر خود بخود فیصلہ ہو جائیگا کہ کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ اور اب پھر اللہ تعالیٰ کے وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ماتحت کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ میں اس کا قائم کردہ خلیفہ ہوں۔ اور میرے لئے عزل ہرگز جائز نہیں۔ اگر حوادث میرے سامنے آئیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ میرے لئے بعض اندھیرے مقدر ہیں۔ اور اگر وہ ساری کی ساری جماعت کو بھی مجھ سے برگشتہ کرلیں تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے موت نہیں دے گا جب تک وہ پھر ایک زبردست جماعت میرے ساتھ پیدا نہ کردے دنیا میں فریب کاریاں بھی ہوتی ہیں دنیا میں دھوکے بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں وسوسہ اندازیاں بھی ہوتی ہیں دنیا میں ابتلا بھی آتے ہیں۔ اور

ان تمام چیزوں کے ذریعہ لوگ ٹھوکریں کھاتے اور حق سے منحرف ہوتے ہیں۔ مگر مجھے بندوں پر یقین نہیں۔ مجھے اپنے خدا پر یقین ہے۔ اس خدا نے اس وقت جب کہ مجھے خلافت کا خیال تک بھی نہ تھا۔ مجھے خبر دی تھی۔ کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں۔ وہ تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ پس یہ صرف آج کی بات نہیں۔ بلکہ جو شخص میری بیعت کا اقرار کرے گا۔ وہ قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہے گا۔ یہ خدا کی پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہوئی اور پوری ہوتی رہے گی۔ اگر اس الہام کے سنانے میں مَیں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو خدا کی مجھ پر لعنت۔ میری خلافت کے بارہ میں ایک بار نہیں۔ دو بار نہیں اتنی بار خدا تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں اب بھی جب یہ فتنہ اٹھا۔ تو میں نے جلدی نہیں کی۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں

اور خدا نے مجھے خبر دی۔ کہ "میں تیری مشکلات کو دور کردونگا اور تھوڑے ہی دنوں میں تیرے دشمنوں کو تباہ کر دونگا۔ (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء) پھر تم نے دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے بعد کس طرح دشمنوں پر آسمان سے تباہی نازل ہوئی۔ اور ان کی طاقت کو اس نے توڑ کر رکھ دیا۔ پس میں پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی بخشش نہایت وسیع ہے۔ اس کی بخشش کے دامن میں پناہ لیں۔ بیشک اس کے پاس عذاب بھی ہے۔ اور تباہیاں بھی

ہیں۔ لیکن اس کے پاس برکتیں بھی ہیں۔ اور عفو کے خزانے بھی ہیں۔ بلکہ وہ فرماتا ہے۔ رحمتی وسعت کل شیئ میری رحمت باقی ہر چیز پر غالب ہے۔ پس اس سے وہ چیز کیوں نہ مانگی جائے جسکے متعلق وہ کہتا ہے۔ کہ میرے پاس بہت ہے۔ اور اس سے وہ چیز کیوں مانگی جائے جسکے متعلق وہ کہتا ہے۔ کہ اس کا دینا میں پسند نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے۔ عذاب دینا مجھے پسند نہیں اور عذاب دینے میں میں ڈھیلا ہوں لیکن رحم کرنے میں بڑا تیز ہوں۔ پس وہ چیز خدا تعالےٰ سے مانگو جس کے متعلق وہ کہہ رہا ہے۔ کہ مجھ سے مانگو وہ چیز اس سے کیوں مانگتے ہو جس کے متعلق وہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں وہ دینا نہیں چاہتا۔ ممکن ہے۔ کہ پھر وہ کہیں جب خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر عذاب نہیں مانگنا چاہیئے۔ تو پھر تم نے

موکد بعذاب قسمیں

کیوں کھائیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں نے خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے علم کی بنار پر قسمیں کھائی ہیں میں نے ان رؤیا، کشوف اور الہامات کی بنار پر قسمیں کھائی ہیں۔ جو ایک ربع صدی سے مجھ پر نازل ہو رہے ہیں۔ پھر ان الہامات کے علاوہ بیسیوں نہیں سینکڑوں خوابیں ہیں۔ جو پرائیویٹ مجالس میں مَیں نے بیان کیں اور پوری ہوئیں اور ان کے علاوہ بہت سی خوابیں ایسی ہیں۔ جو گو میں نے بیان نہیں کیں لیکن وہ فلق الصبح کی طرح پوری ہوئیں پس میں نے ان کشوف اور رؤیا کی بنار پر جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے دکھائے گئے اور جن میں غیب کی خبریں پائی جاتی تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ یہ قسمیں کھائی

ہیں۔ اور میں نے ان الہامات کی بنار پر قسمیں کھائی ہیں۔ جو میرے نفس کی طرف سے نہیں اور جن میں قیاس کا کوئی دخل نہیں بلکہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ چونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اور پھر رمضان کا یہ مبارک مہینہ ہے۔ اس لئے میں پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

وہ ڈریں اور خدا تعالیٰ کا خوف کریں

بیشک وہ اپنے طریق عمل کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اصلاح کا طریق ہے مگر قرآن مجید کہتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہم صلح جو ہیں۔ حالانکہ وہ صلح پسند نہیں بلکہ فتنہ انداز ہوتے ہیں۔ پس وہ خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈریں اور سمجھیں کہ کہیں مَیں فتنہ تو پیدا نہیں کر رہا۔ جماعت میں فتنہ پیدا کرنے میں تو وہ اب تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب نہیں ہوسکے ہاں غیروں کو ان کی حرکات سے تقویت ضرور پہنچی ہے۔ اور سلسلہ کے خلاف وہ ایکدفعہ پھر پورے جوش کیساتھ کھڑے ہوگئے ہیں۔ اگر وہ صرف اسی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان کا قدم راستی پر نہیں انکے بعض دوستوں نے مجھے چٹھیاں لکھیں ہیں جن میں سے ایک نے مجھسے دریافت کیا ہے کہ جو سلوک آپ ہم سے کر رہے ہیں۔ کیا یہ نبیوں والا سلوک ہے۔ یا غیر نبیوں والا۔ انکی مراد اس سلوک سے جہانتک میں سمجھتا ہوں۔ وہ مقاطعہ ہے۔ جو ان کا کیا گیا ہے میں اس سوال کے جواب میں پوری دیانتداری کے ساتھ اس علم کی بنار پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے حاصل ہے۔ یہ کہتا ہوں۔ کہ جو سلوک میں نے اُن سے کیا ہے۔ وہ

نبیوں والا سلوک ہے

غیر نبیوں والا نہیں۔ میں نے اُن کا کوئی

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہے۔

237
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائیکاٹ نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ضرورتوں کے پورا کئے جانے کا حکم دے دیا تھا چنانچہ میری ہدایت یہ تھی۔ کہ جو ضروریات زندگی سکھوں ہندوؤں اور غیر احمدی دکانداروں سے میسر نہ آسکتی ہوں وہ احمدی دکانداروں کی طرف سے دیدی جائیں۔ لیکن چونکہ بعد میں انہوں نے بغیر ثبوت کے جماعت احمدیہ کی طرف مظالم منسوب کرنے شروع کر دئے اور اس سے یہ خدشہ پیدا ہونے لگا۔ کہ اگر کسی احمدی دکاندار سے وہ مثلاً دودھ لے جائیں اور اس سے اتفاقاً ان کے کسی بچہ کو قراقر ہو جائے یا مٹھائی سے پیٹ درد ہو جائے تو وہ یہ شور مچانا شروع کر دیں۔ کہ ہمیں زہر ملا کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح جماعت کے افراد کو بعض الزامات کے نیچے لائیں اس لئے میں نے امور عامہ کو حکم دیا کہ ایسے دکاندار مقرر کر دئے جائیں جن سے وہ سودا لے سکیں۔ لیکن خود انہوں نے اس حکم سے فائدہ نہیں اٹھایا اور میں آج بھی اس امر کیلئے تیار ہوں۔ کہ ان کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے دکاندار مقرر کر دوں۔

غرض میں نے اُن کا کوئی بائیکاٹ ان معنوں میں نہیں کیا۔ جن معنوں میں کہ نبیوں کے دشمن کیا کرتے ہیں۔

اصل بائیکاٹ

وہ تھا۔ جو مکہ والوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا کیا کہ انہوں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس سودا فروخت کرے گا ہم اسے سزا دینگے۔ اس کے برخلاف ہمنے تو یہ کہا تھا۔ کہ ہم ان کے پاس اس دکاندار کو سودا بیچنے کی اجازت دینگے۔ جس کے متعلق اس شبہ کی کوئی صورت نہ ہوگی کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے تعلقات دوسرے منافق طبع لوگوں سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر ان کی غرض محض سودا خریدنا ہوتی زید یا بکر سے ملنا نہ ہوتی تو وہ ہمارے اس قائم کردہ نظام سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ پھر اس احتیاط کی اس لئے بھی ضرورت تھی کہ انہوں نے شروع سے ہی یہ طریقہ رکھا ہوا تھا۔ کہ مخفی طور پر لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور آخر میں تو انہوں نے اخبارات میں بھی یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ مخفی طور پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملائینگے۔ اور ان کے نام صیغۂ راز میں رکھے جائینگے۔ پھر صرف اعلان پر بس نہیں۔ وہ مخفی طور پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش اب تک کر رہے ہیں۔ اور اس کے یقینی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور وہ ایسے واضح ثبوت ہیں۔ کہ جب ان کو ظاہر کیا گیا۔ تو ان کے لئے ان باتوں کا انکار کرنا بہت مشکل ہوگا۔ ایسی صورت میں ہمارا فرض تھا۔ کہ ہم ان سے بول چال اور لین دین وغیرہ کے تعلقات رکھنے کے راستہ کو ایک قاعدہ کے ماتحت لا کر اس فتنہ کو دور کرتے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ احتیاطیں مخفی پروپیگنڈا کے متعلق تھیں۔ ورنہ

ظاہر پروپیگنڈا

سے اگر شرافت کی حد کے اندر ہو۔ میں نے کبھی نہیں روکا۔ چنانچہ جو اشتہارات وہ بورڈوں پر چسپاں کرتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق کیا میں نے کبھی یہ اعلان کیا ہے۔ کہ لوگ انہیں نہ پڑھیں۔ بلکہ ایک دفعہ انہوں نے بورڈ پر اشتہار لگایا۔ تو غالباً مولوی ابوالعطاء صاحب کی چٹھی مجھے آئی۔ کہ لوگ اُسے پڑھنے کے لئے بہت جمع ہو گئے۔ اور وہ اسے پڑھکر غیظ وغضب سے بھر گئے۔ جس سے فساد کا خطرہ ہے۔ مناسب ہے کہ ایک اعلان کے ذریعہ لوگوں کو اس قسم کے اشتہارات پڑھنے سے روک دیا جائے۔ مگر میں نے اس کا یہی جواب دیا۔ کہ اس قسم کی ممانعت مَیں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے لئے جائیں گے۔ کہ میں لوگوں کو تحقیق سے روکتا ہوں۔ میں دلائل اور صحیح طریق تبلیغ کا مخالف نہیں ہوں۔ میں تو خود ہمیشہ ہی حق کا متلاشی رہا ہوں۔ اور یہی میری روح کی غذا ہے اگر وہ دلائل سے مجھ پر غالب آسکتے ہیں تو شوق سے آجائیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میرا اعتراض یہ ہے۔ کہ وہ ناجائز کارروائیاں کرتے ہیں۔ جو کسی مذہب میں بھی جائز نہیں۔ اور چونکہ وہ تہذیب اور شرافت اور اسلامی احکام سے تجاوز کر کے ایسی حرکات کے مرتکب ہیں۔ اِس لئے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی جماعت کے احباب کو اُن سے ایسے تعلقات سے روکیں جو فساد کا موجب ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک جس قدر احکام سلسلہ کی طرف سے اس قسم کے نافذ کئے گئے جن میں دوسروں سے بول چال کی ممانعت تھی تو وہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق تھے۔ جن کے افعال میں

سازش کا رنگ

پایا جاتا تھا۔ ورنہ اگر کسی کے افعال میں سازش نہ ہو۔ اور وہ علی الاعلان ہم سے الگ ہو کر کسی اور گروہ میں شامل ہو جائے تو ہم اس سے کبھی بولنا منع نہیں کرتے غیر مبایعین میں ہی آج کل کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو پہلے ہماری جماعت میں تھے۔ مگر پھر بعد میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیکن ہم نے ان کے متعلق یہ اعلان نہیں کیا۔ کہ ان سے کوئی شخص گفتگو نہ کرے۔ ڈاکٹر سید محمد طفیل صاحب۔ میاں غلام مصطفےٰ صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر لائٹ یہ پہلے میری بیعت میں شامل تھے۔ مگر پھر غیر مبائعین کی طرف چلے گئے۔ اور ہم نے ان کے مقاطعہ کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ بلکہ میں خود ان میں سے بعض سے ملتا رہا ہوں۔ اسی طرح اور بھی کئی آدمی ہیں۔ جو پہلے ہمارے ساتھ تھے۔ پھر اُدھر شامل ہو گئے۔ مگر ہم نے کبھی لوگوں کو ان سے ملنے سے نہیں روکا۔ ہم صرف انہی سے تعلقات رکھنے ممنوع قرار دیتے ہیں جو

سلسلہ کے خلاف خفیہ سازشیں

کرتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنے خط میں تسلیم کیا ہے کہ وہ دو سال سے خفیہ تحقیق میرے خلاف کر رہے تھے۔ اور اس بارہ میں لوگوں سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ اگر جس دن انہیں میرے متعلق شبہ پیدا ہوا تھا۔ اور میرے خلاف انہیں کوئی بات پہنچی تھی۔ اُسی دن وہ میرے پاس آتے اور کہتے کہ میرے دل میں آپ کے متعلق یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے تو میں یقیناً انہیں جواب دیتا۔ اور اپنی طرف سے ان کو اطمینان دلانے اور ان کے شکوک کو دور کرنے کی پوری کوشش کرتا۔ چنانچہ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ کہ بعض لوگ میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے دیانتداری سے اپنے شکوک پیش کرکے ان کا ازالہ کرنا چاہا اور میں ان پر ناراض نہیں ہوا۔ بلکہ میں نے ٹھنڈے دل سے ان کی بات کو سنا۔ اور آرام سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ جھوٹ نہ بولیں تو ایسے لوگ بھی مَیں پیش کر سکتا ہوں۔ جو اب احمدی نہیں۔ اور وہ اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ انہوں نے مخفی طور پر اپنے بعض شکوک کے متعلق مجھ سے تسلی چاہی۔ اور میں نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کی باتوں کا جواب دیا لیکن جو شخص پہلے مجھے مجرم قرار دیتا ہے اور پھر مجھ سے تسلی چاہتا ہے۔ اس کی تسلی کرنے کے کوئی معنے نہیں۔ جس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ میں مجرم ہوں۔ جس نے فیصلہ کر لیا کہ مجھ میں فلاں فلاں عیوب پائے جاتے ہیں۔ اس کی تسلی کرنی بالکل بے معنی بات ہے۔

پس مجھے ان کے طریق پر اعتراض ہے۔ ورنہ وسوسے بعض کمزور انسانوں کے قلوب میں پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں مجھے جس بات پر اعتراض ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے خفیہ کارروائی کی اور خفیہ طور پر لوگوں کو بہکایا چنانچہ اس کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ادھر جماعت سے وہ نکلے ادھر حکیم عبدالعزیز صاحب نے کہدیا کہ میں جماعت سے الگ ہوتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ جھٹ جا کر مصری صاحب کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پھر مصری صاحب نے بھی اپنے خط میں یہی لکھا تھا۔ کہ فخر الدین کو اگر آپ نے معاف نہ کیا تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلیگا۔ گویا میری وجہ سے وہ جماعت سے الگ نہیں ہوئے بلکہ اس لئے ہوئے کہ فخر الدین کو کیوں معاف نہیں کیا گیا تھا۔ پس صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ ایک پارٹی تھی۔ جو

اندر ہی اندر خفیہ منصوبے

کر رہی تھی۔ چنانچہ ابتدائی رپورٹیں جو میرے پاس پہنچیں۔ ان میں میاں فخر الدین صاحب۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری حکیم عبد العزیز صاحب اور میاں مصباح الدین صاحب ان چاروں کے نام علاوہ بعض دوسرے ناموں کے آتے رہے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ کیوں نہ فرض کر لیا جائے کہ رپورٹ دینے والوں نے جھوٹ بولا۔ یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ شروع سے ایک پارٹی تھی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رپورٹ دینے والوں کو کیا پتہ تھا۔ کہ کسی وقت یہ چاروں علیحدہ بھی ہو جائیں گے۔ انہوں نے ایک رپورٹ کی اور وقوعہ نے ثابت کر دیا۔ کہ انہوں نے جھوٹ نہیں بولا۔ بلکہ سچ کہا ورنہ وجہ کیا ہے کہ ادھر میاں فخر الدین صاحب ملتانی جماعت سے نکالے جاتے ہیں اور ادھر شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری بھی نکل جاتے ہیں۔ وہ علیحدہ ہوتے ہیں تو میاں عبد العزیز حکیم اور میاں عبد الرب بھی فسخ بیعت کا اعلان کر دیتے ہیں اور میاں مصباح الدین صاحب سے بھی ایسی حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ کہ انہیں جماعت سے الگ کرنا پڑتا ہے۔ یہ باتیں ثبوت ہیں اس بات کا کہ ان میں خفیہ کارروائیاں ہوتی رہی تھیں۔ اور یہی تقوٰی کے خلاف فعل ہے۔ اگر پہلے دن ہی جب انہوں نے میرے متعلق کوئی بات سنی تھی میرے پاس آتے اور مجھ سے کہتے کہ میں نے فلاں بات سنی ہے مجھے اس کے متعلق سمجھایا جائے۔ تو جس رنگ میں بھی ممکن ہوتا میں انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا۔ اور گو تسلی دینا خدا کا کام ہے میرا نہیں۔ مگر اپنی طرف سے میں انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتا۔ لیکن انہوں نے تقوٰی کے خلاف طریق اختیار کیا اور پھر ہر قدم جو انہوں نے اٹھایا وہ تقوٰی کے خلاف اٹھایا۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ مجھ پر جماعت کی طرف سے کئی قسم کے مظالم کیے جا رہے ہیں تو میں نے اس کی

تحقیق کے لئے ایک کمیشن

مقرر کیا۔ جس کے ممبر مرزا عبد الحق صاحب اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر تھے مرزا عبد الحق صاحب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے گہرے دوست تھے۔ مگر انہوں نے مرزا عبد الحق صاحب کے متعلق کہہ دیا۔ کہ یہ خلیفہ کے اپنے آدمی ہیں اور انہیں چونکہ جماعت کی طرف سے مقدمات ملتے ہیں۔ اس لئے فیصلہ میں وہ خلیفہ کی طرفداری کریں گے۔ اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر۔ کہ وہ بھی ان کے گہرے دوستوں میں سے تھے ان کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ مجھے ان کے فیصلہ پر اس لئے تسلی نہیں۔ کہ ان کی مرزا گل محمد صاحب نے جو خلیفہ کے چچا کے بیٹے ہیں ایک ضمانت دی ہوئی ہے۔ اب اگر احمدیوں کے ایمان اتنے کمزور ہیں کہ ان میں سے کوئی اس لئے صحیح فیصلہ نہ کرے کہ مجھے جماعت کی طرف سے مقدمات ملتے ہیں۔ اگر میں نے جماعت کے خلاف فیصلہ کیا۔ تو مقدمات ملنے بند ہو جائیں گے۔ اور کوئی اس لئے صحیح فیصلہ نہ کرے کہ میرے چچا کے بیٹے نے ان کی ایک ضمانت دی ہوئی ہے۔ تو ایسے لوگوں کے اندر شامل رہنے سے فائدہ کیا ہے۔ میں نے تو نہایت دیانتداری سے ان دونوں کو ان کا دوست سمجھ کر اس فیصلہ کے لئے مقرر کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کمیشن کے سامنے اس لئے اپنے مطالبات پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ یہ دونوں ہمارے زیر اثر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مصری صاحب کے ایک اور دوست مصباح الدین صاحب کے متعلق جب کمیشن مقرر کیا گیا۔ تو میں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ لوگ ان لوگوں پر جو جماعت سے کوئی ملازمت وغیرہ کا تعلق رکھتے ہوں۔ اعتراض کرنے کے عادی ہیں ایسے آدمی مقرر کئے۔ جنہیں جماعت سے کبھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ان میں سے ایک میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ تھے۔ انہوں نے کبھی بھی جماعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور جماعت نے کسی مقدمہ میں انہیں کبھی فیس نہیں دی۔ دوسرے دوست چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری تھے۔ انہیں بھی کبھی جماعت سے کوئی مالی فائدہ نہیں پہنچا۔ مگر جب ان دونوں کو میں نے مقرر کیا اور انہوں نے مصباح الدین صاحب کو بیان کے لئے بلایا۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر خلیفہ خود مجھ سے جواب طلب کرے تو میں جواب دے سکتا ہوں۔ کسی اور کا ان امور سے کیا تعلق ہے۔ مجھے جب یہ بات پہنچی تو میں نے جواب دیا۔ کہ جب وہ سلسلہ پر اعتراض کرنے لگے تھے۔ تو کیا انہوں نے خلیفہ سے اجازت لے لی تھی۔ اگر ان میں اتنا ہی اخلاص تھا تو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے اعتراضات کا بھی خلیفہ وقت کے سوا اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرتے مگر جب اعتراض کرنے کا وقت تھا۔ اس وقت تو اوروں کے سامنے ہی اعتراض ہوتے رہے۔ مگر جب جواب دینے کا وقت آیا تو کہہ دیا کہ میں خلیفہ کے سوا اور کسی کو جواب نہیں دے سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب کسی

انسان کے دل میں فتنہ

پیدا ہو جاتا ہے۔ تو وہ "نہ مانوں" "نہ مانوں" کی رٹ لگاتا رہتا ہے۔ جب کمیشن میں شیخ مصری صاحب کے دوست مقرر کئے گئے۔ تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ پیڈ ایجنٹ ہیں۔ ایک کو مقدمے مل جاتے ہیں اور دوسرے کی خلیفہ وقت کے ایک رشتہ دار نے ضمانت دی ہوئی ہے۔ اور جب ایسے لوگ مقرر کئے گئے۔ جن پر یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا تھا۔ تو یہ کہہ دیا گیا۔ کہ خلیفہ وقت کے سوا ہم کسی کے سامنے بات نہیں کر سکتے پس میں نے تو چاہا تھا۔ کہ اگر ہماری جماعت کے کسی فرد کی طرف سے ان پر سختی ہوئی ہو۔ تو اس کا ازالہ کروں مگر انہوں نے خود اس کو قبول نہیں کیا میں یہ ہرگز نہیں کر سکتا تھا کہ سلسلہ احمدیہ کے جھگڑوں میں غیر احمدیوں کو جج مقرر کروں۔ ہمیشہ امت محمدیہ میں امت محمدیہ کے افراد ہی باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کرتے رہے ہیں۔ اس پر اگر کسی کو اعتراض ہے تو یہ میرے بس کی بات نہیں۔

خلفائے اسلام بھی بعض دفعہ دیوانی مقدموں میں بلائے گئے

ہیں۔ مگر وہ انہی قاضیوں کے پاس گئے ہیں جنہیں انہوں نے خود مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما پر اگر کوئی دیوانی مقدمہ ہوا ہے تو انہیں قاضیوں کے پاس جنہیں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے مقرر کیا تھا۔ اس وقت کسی نے نہیں کہا کہ قاضی تو آپ کا اپنا مقرر کردہ ہے اس سے ہم فیصلہ کیوں کرا سکتے ہیں۔ وہ آپ کی طرفداری کرے گا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ مسلمان قاضی ہیں۔ اور مسلمان قاضی دیانتداری سے ہی کام لیں گے۔ ان میں یہ بدظنی نہیں تھی۔ کہ قاضی تو ان کا مقرر کردہ ہے وہ کس طرح صحیح فیصلہ کر سکتا ہے اور اگر کسی وقت قوم کی حالت ایسی گندی ہو جائے کہ اس کا خلیفہ بگڑ جائے اور اس کے افراد بددیانت ہو جائیں۔ تو پھر اس مرض کا علاج کوئی بندہ نہیں کر سکتا۔ اس کا علاج پھر اللہ تعالٰے ہی کر سکتا ہے۔ اس وقت پھر اصلاح کا دعوٰی کرنا محض ایک لاف ہے اس کا علاج ایک ہی ہوتا ہے کہ خدا تعالٰے سے فریاد کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالٰے عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر تمہیں مجھ پر بدظنی ہے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ یہ جماعت کو تباہ کر رہا ہے تو تم خدا سے کہو کہ وہ مجھے تباہ کر دے بندوں کے پاس چیخ و پکار بالکل بے معنی بات ہے،

238

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری صاحب کے اسی ساتھی نے جس کے خط کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ نے سازش کر کے مستریوں پر حملہ کروایا تھا۔ پھر آپ نے سازش کر کے محمد امین کو قتل کروایا اور اب فخرالدین کو مروا دیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ ہمیں مروانے کی فکر میں ہیں۔ مجھے اس قسم کے اعتراض کا جواب دینے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہر غلط الزام کا جواب دینے کی نہ ضرورت ہوتی ہے اور نہ اس کا فائدہ ہوتا ہے لیکن چونکہ خط لکھنے والے نے آئندہ کا شبہ بھی ظاہر کیا ہے۔ اور میں کسی کو قلق اور اضطراب میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ اس لئے میں ان کے وسوسہ کو دور کرنے اور ان کے

خدشات کو مٹانے کیلئے

وہ بات کہتا ہوں۔ جس کی مجھے عام حالات میں ضرورت نہیں تھی۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میں نے کسی کو پٹوانا اور قتل کرانا تو الگ رہا آج تک سازش سے کسی کو چپیڑ بھی نہیں لگوائی۔ کسی پر انگلی بھی نہیں اٹھوائی۔ اور نہ میرے قلب کے کسی گوشہ میں یہ بات آئی ہے کہ میں خدانخواستہ آئندہ کسی کو قتل کرواؤں یا قتل تو الگ رہا ناجائز طور پر پٹوا ہی دوں۔ اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر ہو۔ ان لوگوں نے میری صحبت میں ایک لمبا عرصہ گذارا ہے۔ اگر یہ لوگ تعصب سے بالکل ہی عقل نہ کھو چکے ہوتے۔ تو یہ ان باتوں سے شک میں پڑنے کی بجائے خود ہی ان باتوں کو رد کر دیتے خدا تعالیٰ نے مجھے ظالم نہیں بنایا۔ اس نے مجھے ایک ہمدرد دل دیا ہے جو ساری عمر دنیا کے غموں میں گھلتا رہا ہے اور گھل رہا ہے۔ ایک محبت کرنے والا دل جس میں سب دنیا کی خیر خواہی ہے۔ ایک ایسا دل جس کی بڑی خواہش ہی یہ ہے کہ وہ اور اس کی اولاد

اللہ تعالیٰ کے عشق کے بعد اسکے بندوں کی خدمت

میں اپنی زندگی بسر کریں ان امور میں مجبوریوں یا غلطیوں کی وجہ سے کوئی کمی آجائے تو آجائے مگر اس کے ارادہ میں اس بارہ میں کبھی کمی نہیں آئی۔

میں اصل مضمون سے دور چلا گیا۔ میں ان لوگوں کی تسلی کے لئے

اس سے بھی بڑھ کر ایک قدم اٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جسے میں نے کبھی بھی کسی کے قتل یا مخفی طور پر پیٹنے کا حکم دیا ہو۔ (مخفی کی شرط میں نے اس لئے لگائی ہے کہ قضا کی سزا دل میں ان لوگوں کو جنہیں سزا دینے کا ہم کو شرعی اور قانونی حق ہوتا ہے کبھی بدنی سزا بھی دلوا دیتے ہیں۔) تو اسے میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ وہ اس امر کو ظاہر کر دے تا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو دنیا پر میرا جھوٹ کھل جائے۔

پھر میں

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور قدم اٹھاتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ ایسے افعال کو ناپسند کیا ہے جن میں ظلم پایا جائے اور ظاہر اور مخفی ہر طرح ان افعال کو روکنے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔

ہاں اگر خدا کی بتائی ہوئی تقدیریں پوری ہوں تو ان میں میرا کوئی دخل نہیں۔ وہ خدا کا اپنا کام ہے جو وہ کرتا ہے۔ اور مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ مجھ پر الزام تبھی آسکتا ہے کہ میرے منصوبہ یا اشارہ سے کوئی بات ہو۔ لیکن میں انہیں کہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ پر یہ اعتراض کر کے کہ میں پہلے اپنے دشمنوں کی تباہی کے متعلق ایک پیشگوئی کرتا ہوں۔ اور پھر انسانوں کی منت سماجت کر کے اسے پورا کروا تا اور اپنے دشمنوں کو مروا ڈالتا ہوں۔

غیر از جماعت لوگوں کے دلوں میں شبہات

پیدا کر دیئے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی یہی کہا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کے قتل ہونے کی پیشگوئی کی۔ اور پھر ایک آدمی بھیج کر اسے مروا دیا۔ گویا انہوں نے مجھ پر یہ الزام لگا کر ایک ایسا خطرناک حربہ دشمن کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ کہ گو وہ سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر اس سے وہ ہنسی اور طعن و تشنیع کا نشانہ ضرور بن جاتا ہے انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی خبر کو کس طرح چھپا دوں۔ میں اس بارہ میں بے بس ہوں میں قسم کھا سکتا ہوں۔ ہر سخت سے سخت قسم کہ میں نے جو خبر دی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ میں نے اپنے پاس سے نہیں بنائی۔ اور میں ہر غلیظ سے غلیظ قسم کھا سکتا ہوں کہ اس خبر کے پورا کرنے کے لئے میں نے کوئی سازش نہیں کی۔ اس سے زیادہ میں اور کیا ذریعہ تسلی دلانے کے لئے اختیار کر سکتا ہوں۔ جو اس پر بھی تسلی نہیں پاتا اس کا علاج خدا تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ میرے پاس نہیں۔ مگر بدقسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کے نشانات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اور بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ بے شک خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا۔ کچھ لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں اور کچھ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مگر اس قاعدہ کے گمراہی والے حصہ میں شامل ہونا کوئی اچھا مقام نہیں۔ کہ انسان اس مقام پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے۔

پیشگوئیاں ہمارے لئے کوئی نئی چیز نہیں

ابھی قریب کے زمانہ میں ہم خدا تعالیٰ کے ایک مامور کی آواز سن چکے ہیں۔ پیشگوئی کے بعد پیشگوئی ہم نے سنی اور پھر اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھی۔ پھر کیا ہوا کہ اتنے قلیل عرصہ میں لوگ اس آواز سے ناآشنا ہو گئے اور کیوں نہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز سے فائدہ اٹھاتے اور انکار کر کے اپنے گناہوں کے بار کو زیادہ نہ کرتے۔

اے زمین اور آسمان تو گواہ رہ

کہ میں ان الفاظ کے بیان کرنے میں جو میں نے بیان کئے تھے۔ جھوٹا نہ تھا۔ میں نے وہی کہا۔ جو میرے دل اور کانوں پر نازل ہوا۔

ضرورت رشتہ

ایک صاحب جائداد زمیندار کاشتکار کے لئے جس کی عمر قریباً ۲۲ یا ۲۳ سال ہے۔ ایک کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی امور خانہ داری سے اچھی طرح واقف اور جوان ہو۔
خواہشمند احباب غ معرفت مینیجر الفضل خط و کتابت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میں نے افترا نہیں کیا۔ اور میں خدا تعالےٰ پر افترا کرنے کو لعنتیوں کا کام سمجھتا ہوں اور مجھے ایسا کہنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ خود کہہ چکا ہے۔ کہ من اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبا میں نے صرف وہی کہا۔ جو میرے روحانی کانوں نے سنا اور میرے دل نے محسوس کیا اور اسی دفعہ نہیں مَیں نے بہت دفعہ آسمانی آواز کو سنا ہے اور یہ کوئی میرا ذاتی فخر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا محض احسان ہے۔ ورنہ میں تو ایک ناکارہ وجود ہوں گنا ہوں سے بھرا ہوا اگر میں کیا کروں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے۔ کہ وہ مجھ سے احیاء اسلام کا کام لے اور اسلام کی عظمت کو میرے ذریعہ سے قائم کرے اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ جلد یا بدیر مبارک ہے وہ جو اس کام میں میرا ہاتھ بٹھاتا ہے۔ اور افسوس اس پر جو میرے راستہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ میرا نہیں خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہے۔ جس نے مجھ سے گنہگار کو اپنے جلال کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ کاش وہ توبہ کرتا اور خدا تعالےٰ کے اشارہ کو سمجھتا کاش وہ اپنے آپ کو اس خطرناک مقام پر کھڑا نہ کرتا کیونکہ اس قسم کے اعتراضوں سے وہ جس مصیبت کو اپنے اوپر سے ٹلانا چاہتا ہے۔ وہ اس کو ٹلاتا نہیں بلکہ ان کی وجہ سے اپنے آپ کو پہلے سے کہیں زیادہ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے لے آتا ہے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اخلاص اور درد کے ساتھ اسے یہی کہتا ہوں۔ کہ

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

میں آخر میں پھر شیخ صاحب سے اخلاص اور خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ جس جس رنگ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھانا میرے لئے ممکن تھا میں نے قسمیں کھالی ہیں۔ اور ان کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ توبہ کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں میں نے ان کی باتوں کو سنا اور صبر کیا اور اس حد تک صبر کیا کہ دوسرے لوگ اس حد تک صبر نہیں کر سکتے مگر وہ یقین رکھیں اور اگر وہ یقین نہیں کریں گے۔ تو زمانہ ان کو یقین دلا دیگا اور اگر اس دنیا میں انہیں یقین نہ آیا تو مرنے کے بعد انہیں اس بات کا یقین آجائے گا۔ کہ انہوں نے مجھ پر وہ

بدترین ظلم

کیا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ انسان دنیا میں کسی پر کر سکتا ہے۔ انہوں نے ان حربوں کو استعمال کیا ہے جن حربوں کے استعمال کی اسلام اور قرآن اجازت نہیں دیتا۔ میں نے آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی دیدہ دانستہ دوسرے پر ظلم نہیں کیا اور اگر کسی ایسے شخص کا مقدمہ میرے پاس آجائے جس سے مجھے کوئی ذاتی رنجش ہو۔ تو میرا طریق یہ ہے۔ کہ میں ہر وقت یہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ کہ الٰہی یہ میرے امتحان کا وقت ہے۔ تو اپنا فضل میرے شامل حال رکھ ایسا نہ ہو کہ میں خیل ہوجاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے دل کی کوئی رنجش اس فیصلہ پر اثر انداز ہوجائے اور میں انصاف کے خلاف فیصلہ کر دوں پس میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ تا خدا تعالےٰ مجھے انصاف کی توفیق دے اور مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ انصاف کی توفیق دی ہے۔ میں نے شدید سے شدید دشمنوں کی بھی کبھی بدخواہی نہیں کی۔ میں نے کسی کے خلاف اس وقت تک قدم نہیں اٹھایا۔ جب تک شریعت مجھے اس قدم کے اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی۔ پس وہ تمام الزامات جو وہ مجھ پر مار پیٹ اور قتل وغیرہ کے سلسلہ میں عائد کرتے ہیں سب غلط اور بے بنیاد ہیں۔ بلکہ بیسیوں دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ جب بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے تو میں نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ یہ شریعت کے خلاف فعل ہے۔ ان باتوں کا کبھی دل میں خیال بھی نہیں لانا چاہئے۔ اگر اس قدر یقین دلانے کے باوجود بھی وہ اپنی باتوں پر قائم رہتے ہیں۔ تو میرے پاس ان کے اعتراضات کا کوئی جواب نہیں اور میں خدا تعالےٰ سے ہی اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اگر تو نے مجھے عہدۂ خلافت پر قائم کیا ہے۔ اور تو نے ہی میرے ہاتھوں اور میری زبان کو بند کیا ہوا ہے۔ تو پھر تو آپ ان مظالم کا جواب دینے کیلئے آسمان سے اتر۔ نہ میرے لئے بلکہ اپنی ذات کیلئے نہ میرے لئے بلکہ اپنے سلسلہ کے لئے

مذکورہ الاخط میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی آزاد کمیشن بیٹھے تو اس کے سامنے میرے خلاف لڑکوں اور لڑکیوں اور عورتوں کی گواہیاں وہ دلوا دیں گے بلکہ خود میری بھی گواہی دلوا دیں گے۔ جہاں تک مَیں سمجھ سکتا ہوں۔ میری اپنی گواہی سے لکھنے والے کی مراد شاید یہ ہو۔ کہ وہ کوئی میری تحریر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ واللہ اعلم اور کوئی معنے اس فقرہ کے میرے ذہن میں نہیں آئے مگر ایسا ہو تو بھی خلفاء سابق سے میری ایک اور مماثلت ثابت ہوگی۔ پہلے خلفاء کے مقابلہ میں بھی لڑکیاں پیش کی گئیں۔ پہلے خلفاء کے مقابلہ میں بھی تحریریں پیش کی گئیں۔ چاہے ان لڑکیوں کی گواہیاں ہوئیں یا نہ ہوئیں۔ اور چاہے وہ تحریریں کیسی ہی جعلی تھیں۔ مگر بہر حال اس قسم کے دلائل پہلے بھی پیش ہوتے چلے آئے ہیں۔ پس ان باتوں سے مَیں نہیں گھبراتا میں نے بندوں پر کبھی توکل نہیں کیا میرا توکل محض خدا کی ذات پر ہے۔ اگر مَیں جماعت سے بھی محبت کرتا ہوں۔ تو صرف اسلئے کہ یہ خدا نے مجھے دی ہے۔ اور اگر جماعت کے تمام لوگ مجھ سے الگ ہوجائیں تو میں سمجھ لونگا۔ کہ یہ خدا نے مجھے نہیں دئے تھے پس مجھے لوگوں کے ارتداد سے گھبراہٹ نہیں مجھے یقین ہے۔ خدا کے وعدوں پر۔ مجھے یقین ہے۔ خدا کی نصرتوں پر اور مجھے یقین ہے کہ ہر وہ شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ نہیں مریگا۔ جب تک میری بیعت میں داخل نہ ہولے۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ وہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ مَیں اس یقین پر قائم ہوں۔ قرآن مجید کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ حدیث کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ماتحت۔ مَیں اس یقین پر قائم ہوں ان رؤیا، کشوف اور الہامات کے ماتحت جو مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے اور مَیں اس یقین پر قائم ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ان کھلی کھلی تائیدات کے ماتحت جو ہر وقت میرے شامل حال ہیں اگر کسی کو خدا تعالیٰ کا یہ عمل نظر نہیں آتا۔ تو وہ اندھا ہے۔ ورنہ وہ شخص جو ایک معمولی بصیرت بھی رکھتا ہو وہ دیکھ سکتا ہے۔ کہ خدا نے ہمیشہ میری امداد فرمائی ہے۔ اور غیب سے میری تائید کے سامان پیدا کئے ہیں اور ہمیشہ اپنے فضل سے وہ میری پشت پناہ بنا رہا ہے۔ اس نے ہر لحہ میری تائید کی اس نے ہر گھڑی میری نصرت کی اس نے ہر حملہ سے مجھے بچایا اس نے ہر میدان میں مجھے کامیاب کیا۔ مَیں کمزور ہوں اس کو مَیں مانتا ہوں مَیں کم علم ہوں اس سے میں ناواقف نہیں میں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ مگر خدا نے مجھ سے پوچھ کر مجھے خلیفہ نہیں بنایا۔ اگر وہ پوچھتا تو میں اس سے ضرور کہتا کہ مجھ میں کوئی خوبی اور لیاقت نہیں۔ مگر کون ہے جو خدا تعالےٰ سے پوچھے کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا اور کون ہے جو اس کے فیصلہ پر اعتراض کرے جب اس نے مجھے اس مقام پر کھڑا کر دیا تو اب میں کھڑا ہوں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اپنی عزت قائم کروں بلکہ اس لئے کہ خدا کی عزت دنیا میں قائم کروں پس اسی کے نام کو قائم کرنے اسی کی عزت کو بلند کرنے اور اسی کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے میں کھڑا ہوں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے آخر دم تک کھڑا رہونگا۔ اور اس کا عمل بتا رہا ہے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ پس جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدات کو بھی نہیں دیکھ سکتا وہ روحانی اندھا ہے۔ اگر وہ راہ راست پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانہ کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جائینگے فوراً آرڈر دیکر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس روپیہ	۵ روپے
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات روپیہ	۳½ روپے
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار روپے	۲ روپے
" " " درجہ اول	دو روپے	۱ روپیہ
کلاہ پُرزر پشاوری درجہ خاص و اول چھ روپے و پانچ روپے		۳ روپے و ۲½ روپیہ
کلاہ پُرزر پشاوری و کلاہ سادہ پشاوری فی درجن ۱۸ روپے و ۹ روپے		۹ روپے ۴½ روپیہ
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص و اول فی درجن ۱۲ " و ۶ "		۶ روپے و ۳ روپیہ

ملنے کا پتہ:- **علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی ٹکہ پوسٹ بکس ۸ لودھیانہ**

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

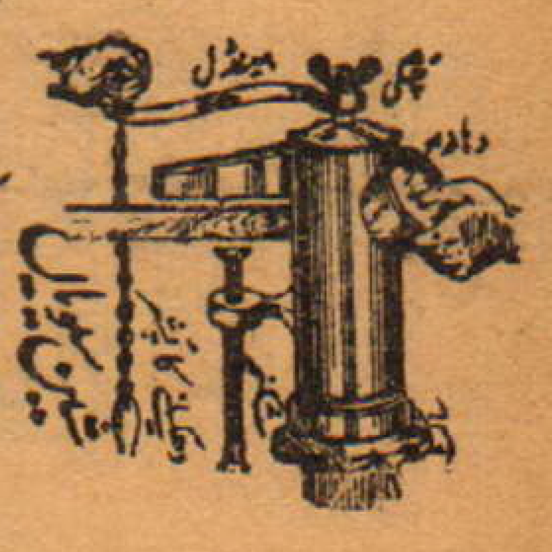

خوبصورتی۔ پائداری میں لاثانی بناوٹ نہایت سادہ چلنے میں بے حد ہلکی۔ منٹوں میں سیروں رومالی سیویاں تازہ بتازہ تیار کرکے تناول فرمائیے۔ خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس۔

قیمت مشین نمبر ۱ "ملکہ" پیتل سلور پلیٹڈ سوراخ چھلنی دو سو پچاس ۲۵۰؍

قیمت مشین نمبر ۲ "شیردل" پیتل دلوہا " " پانسو ۵؍

" " نمبر ۳ شیردل خورد " " " دوسو پچاس ۲۵۰؍

یک مشت تین مشین منگانے پر فری ڈیلیوری نصف درجن کے خریدار کو فری ڈیلیوری اور ایک مشین مفت بطور انعام علاوہ ازیں زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب کیجئے

اصلی اور اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

ایک ماہ میں انگریزی آجاتی ہے

انگلش ٹیچر کا اگر آپ ایک سبق روزانہ یاد کرلیا کریں تو آپ کو انگریزی لکھنا اخبار پڑھنا یہ سب کچھ آجائیگا معمولی خط و کتابت کرنی تو ایک ماہ میں آجاتی ہے صفحات اور قیمت صرف ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

پتہ:- **منیجر رسالہ محشر خیال دہلی**

تریاقِ جہاں

دماغ و قیض ... کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ دردِ کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نوجوان خوش رو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہوچکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ **قیمت** صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کرچکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس ۲۰ سال تک کا دفعیہ ہوجاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ **قیمت** دو روپے

نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنو

پکا گڑھ سیالکوٹ میں

صدر انجمن احمدیہ کی اراضی فروخت ہو رہی ہے

موضع پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں نمبر خسرہ ۱۶۱۷/۱ رقبہ ۳/۱۲ کنال اراضی جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ (یہ وہ اراضی ہے۔ جو منشی محمد امام دین صاحب نے بذریعہ انتقال ۳۹۲۴ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء صدر انجمن کے حق میں ہبہ کی ہوئی ہے) یہ اراضی شہر سیالکوٹ کے مغربی جانب اور آبادی سے قریباً ½ ۱ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ شہر سیالکوٹ کی آبادی مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں یہ اراضی آبادی کے زیادہ قریب ہوجانے کی وجہ سے بہت قیمتی ہوجانے والی ہے۔ جو صاحب اس وقت یہ زمین خریدینگے وہ فائدہ میں رہینگے۔ یہ اراضی ہر قسم کے تنازعہ سے پاک ہے۔ ایک صاحب اس کی قیمت مبلغ سو روپے پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس زمین کو سو روپے سے زیادہ قیمت پر خریدنے کو طیار ہوں۔ یا سو سے زیادہ قیمت کا خریدار پیدا کرکے دے سکتے ہوں۔ تو ایسے دوستوں کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء تک بھجوا دیں۔ ورنہ تاریخ مقررہ کے بعد یہ اراضی فروخت کردی جاوے گی انشاء اللہ

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت کلرک

شاہ جہاں پور میں ایک احمدی فرم کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ معمولی ٹائپ کے کام سے بھی واقف ہو معمر اور سابقہ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بیس روپے ماہوار ہوگی۔ ضرورتمند اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ فوراً بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھئے تو سرمۂ نور کیا کہتا ہے

فی تولہ دو روپے

۶ چھ ماشہ ۱/ روپیہ

صادق ہوں اپنے قول میں غالبؔ خدا گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

سرمہ نور کی اپنی زبان سے

آنکھوں والا مرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کیا آئے نظر کیا دیکھے

منکہ سُرمۂ نور سکنہ قادیان متصل منارة المسیحؑ جو کہ نہایت قیمتی اور بیش بہا ادویات کا مجموعہ ہوں فوائد اور تاثیر کے لحاظ سے دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ میرا وجود سیدنا امیر المومنین حکیم الامت حضرت مولانا مولوی **نور الدین** صاحب خلیفہ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر کا مرہون منت ہے۔ انہیں کی تجویز کردہ ادویات کا جوہر ہوں اور انہیں کے نام مبارک سے موسوم ہوں۔ اور ایک کہنہ مشق طبیب کی نگرانی میں بڑی احتیاط اور نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا جاتا ہوں۔ میرے بے شمار فوائد نے میری شہرت چاردانگ عالم میں مچا دی ہے۔ میں اُمراء و رؤساء کا **نورِ نظر**۔ ڈاکٹروں حکماء کا **محبوب ہوں** عوام مجھ پر لٹو اور میرے گرویدہ ہیں۔ جس نے مجھے ایک بار استعمال کیا۔ مجھ پر ہزار جان سے فریفتہ ہو گیا۔ میری صداقت کا لوہا مان گیا اور میں نے ہمیشہ کیلئے اسکی آنکھ میں جگہ پالی

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ گوہانجنی۔ پڑبال۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند۔ سفیدی چشم۔ کیدار رطوبت وغیرہ وغیرہ

کا جانی دشمن ہوں اور سچ پوچھو تو تمام امراضِ چشم میرے نام سے ہی لرزتے اور کانپتے ہیں۔ میرا تو نام ہی بتا رہا ہے کہ "**نور**" اندھیرے اور تاریکی کی ضد ہے۔ **سرمہ نور کی ایک سلائی کایا ہی پلٹ دیتی ہے**۔ واقعی میں آنکھوں کا نور ہوں۔ بدقسمت ہیں وہ جو مجھ سے ناآشنا ہیں مبارک ہیں وہ جو مجھ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں

کہتی ہے مجھکو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان

"سرمہ نور میں نے خود استعمال کیا۔ اور اپنے گھر میں بھی دیا۔ اس کے لگانے سے مجھے اور گھر والوں کو فائدہ محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ اگر بالالتزام یہ سرمہ کچھ عرصہ استعمال کروں تو نمایاں فرق میری بینائی میں ہو جائے گا۔ یہ سرمہ واقعی مفید اور بااثر ہے بلکہ استعمال کرنے والے اور جن کی بصارت میں بوجہ تقاضۂ عمر نقص و کمی واقع ہو گئی ہو۔ اگر اس کو باقاعدہ کچھ عرصہ تک برابر آنکھوں میں لگاتے رہیں تو یقیناً بصارت میں ترقی ہو جائیگی۔ اور ممکن ہے کہ عینک کی بھی ضرورت نہ رہے۔ میں حکیم صاحب کو اس سرمہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ ایک شیشی مجھے اور ارسال فرمائیں۔"

جناب رسالدار میجر محمد یعقوب خان صاحب ضلع رہتک

"ہمارے وطن میں صرف دو تین احمدی ہیں۔ مگر غیر احمدی اس سرمہ کے بہت مداح ہیں۔ یہ بھی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔ آپ ایک تولہ سرمہ نور جناب صوبیدار میجر محمد سلیمان خان صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔"

جناب کمال الدین خان صاحب جھالرا پاٹن

"میری اہلیہ کی آنکھوں سے بالکل کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ آج دس یوم ہوتے ہیں کہ اس سرمہ نور کے استعمال سے کچھ کچھ اُجالا دکھائی دیتا ہے آنکھ کے آگے ہاتھ سے یا لکڑی وغیرہ کچھ حرکت کرو۔ تو وہ ہلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اُمید ہو گئی ہے کہ چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ جالا کٹ جائے گا۔ الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے آنکھ کو روشنائی بخشی الٰہی حکیم صاحب پر بھی فضل اور رحم فرما۔ آمین۔ ثم آمین"

جناب بابو مکند لال صاحب اوورسیر ضلع لدھیانہ

"ایک صاحب نے سرمہ نور کی ایک شیشی منگا کر دی۔ استعمال کیا۔ پہلے آدمی نزدیک سے بھی پہچانا نہیں جاتا تھا۔ اب پہچان میں آنے لگ گیا ہے میرے خیال میں سرمہ کی ایک اور شیشی سے بالکل آرام ہو جائیگا ایک تولہ اور وی۔پی کر دیں۔"

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارة المسیح قادیان پنجاب**

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ نومبر کے صفحہ ۷ کالم ۱ میں زیر عنوان چندہ توسیع مساجد افضلی و مبارک جو فہرست وصولی چندہ دی گئی ہے اس میں نمبر (۵) امۃ السلام صاحبہ بنت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم سنوری کی رقم گیارہ روپیہ ۱۲ آنے روپیہ تھی۔ مگر غلطی سے دس روپیہ چار آنہ چھپ گئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

فینسی بوسکی

قمیضوں کیلئے ریشمی فینسی بوسکی لیڈیز اور جنٹلمینوں کیلئے فیشن ایبل کپڑا ہے

امیروں رئیسوں جاگیرداروں کیلئے شریفانہ لباس ہے۔ اس کا ڈیزائن دلفریب اسکی لچک دلاویز ہے قیمت ۹ گز تین روپیہ محصولڈاک ۸ / کل 3/8 عید کیلئے بہترین چیز ہے

مینیجر دی موزننگ سٹار سپلائی سٹور ۳۳ لودیانہ پنجاب

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مسرت

اس میں شک نہیں کہ ہر چیز خدائے تبارک و تعالےٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ تاہم کسی چیز میں بہترین فعل پیدا کرنا بھی یقیناً اسی کے اختیار میں ہے۔ میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری خاندانی دوا جو وسیع تجربہ کے بعد پیش کی جا رہی ہے۔ مسرت نامی دوا میں خدا تعالےٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسے حمل کے تیسرے ماہ کے ابتدائی دنوں میں استعمال کیا جائے تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ جن بہنوں کے گھر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو خدا کا نام لیکر دوا مسرت کا استعمال کرنا چاہئے۔ یقیناً دلی مراد حاصل ہوگی۔ قیمت دوا پانچ روپیہ (صر) ملنے کا پتہ:- انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

استشہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ چہارم مقام چکوال

مقدمہ دیوانی ۲۷۳ سنہ ۱۹۳۷ء

موتا سنگھ ولد چتر سنگھ ذات سکھ سکنہ چکوال

بنام

۱ محمد سعید۔ ۲ محمد گل پسران محمد امین۔ شمس الدین وغیرہ ذات خواجہ مہتہ بوڈہال سکنہ چکوال

دعویٰ -/-/۳۴۰ بروئے تمسک

بنام

محمد گل ولد محمد امین ذات خواجہ لوڈہال سکنہ چکوال New Shop No: B-4/5, C/o Thanedar Boot House Cornwalis Building, Calcutta.

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد گل مدعا علیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد گل مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد گل مدعا علیہ مذکور تاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعایتی قیمت ہے اور حلوا مقوی عہ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دھلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف ایکبار پڑھکر صحت و دولت حاصل کریں

امرت ساگر رجسٹرڈ ایک ایسا پُر اثر اور فوراً فائدہ دکھانے والا تحفہ ہے۔ جو کہ تمام دنیا میں مختلف ناموں سے ہر سال لاکھوں روپیہ کا فروخت ہوتا ہے اور سب ادویات سے افضل و اعلیٰ تر اور جملہ امراض کا تیر بہدف علاج ہے۔ اندرونی امراض مثلاً بخار ہر قسم درد پیٹ اپھارہ۔ بادگولا۔ درد گردہ۔ پیٹ بولنا۔ بدہضمی ہیضہ بھوک نہ لگنا۔ پانی لاگ۔ دست۔ مروڑ۔ سنگرہنی۔ کھٹے ڈکار۔ جی متلانا۔ جگر و تلی کی خرابی۔ کھانسی۔ دمہ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ وبائی امراض کے واسطے مصری۔ بتاسہ۔ مناسب شربت عرق یا صرف پانی ہی میں دو بوند سے دس بوند تک ڈال کر دیویں اسکی طرح دن میں تین چار مرتبہ دینا پیام صحت ہے۔ بیرونی امراض مثلاً چوٹ درد وغیرہ کی درد اور ورم پر تل کے تیل یا گل روغن میں دس پندرہ بوند ملا کر ملنا اور دوا روئی یا ممدہ کو گرم کر کے باندھنا فی الفور تسکین دیتا ہے۔ طاعون پھوڑا پھنسی دھدر لوط۔ چنبل وغیرہ پر لگانا ہی کافی ہے۔ بھڑ مکھی۔ بچھو۔ وغیرہ کے ڈنگ اور درد دانت و مسوڑھے درد کان درد سر پہ بھی لگا کر قدرت خدا کا ملاحظہ کریں۔ آناً فاناً میں صحت ہوگی۔ بچہ بوڑھا نوجوان مرد و عورت امیر و غریب سب کی زندگی کا محافظ ہے۔ اس کا ہر ایک جیب میں موجود ہونا اچانک حملہ آور انسانی امراض کی تکلیف تشویش و اخراجات سے بچاتا ہے۔

کارکنان باوا بھون نے امرت ساگر رجسٹرڈ کو ہندوستان کے کونہ کونہ میں پہنچانے کی خاطر فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے منافعہ کی رقم خریداروں میں تقسیم کر دی جائے یعنی ہر بیس تولہ کی فروخت کے بعد اکیسویں تولہ کے خریدار کو پانچ روپیہ انعام بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جایا کرے۔ مثلاً پہلا انعام اکیس نمبر کو دوسرا بیالیس نمبر کو تیسرا تریسٹھ نمبر کو چوتھا چوراسی نمبر کو اور پانچواں ایک سو پانچ نمبر کو اسی طرح ہر اکیسواں نمبر انعام کا مستحق ہوگا۔

مقدار استعمال دو بوند سے دس بوند قیمت فی تولہ صرف ایک روپیہ محصول ایک تولہ سے دس تولہ تک آٹھ آنہ

رجسٹرڈ باوا بھون ھڈیارہ ضلع لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں سٹی بکنگ ایجنسیاں

یکم مئی سے لاہور کے سٹی بکنگ دفاتر یعنی سنہری مسجد لوہاری گیٹ اور سلیم بلڈنگز کو جو محکمہ کی طرف سے چلائے جارہے تھے۔ میسرز ایس۔ ڈی چند اینڈ کمپنی کنٹریکٹرز لاہور نے اپنے چارج میں لے کر چلانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس تاریخ سے ان سٹی بکنگ افسز کا نام "سٹی بکنگ ایجنسیاں" رکھا گیا ہے۔ اور وہ مسافروں اور ان کے اسباب پارسلوں اور اندرونی اور بیرونی گڈز ٹریفک کے لئے مقامی اور بیرونی بکنگ کی غرض سے کھلے ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے خط و کتابت کی جائے

ناظرین الفضل کیلئے الٰہی تحفہ

خداوندی قدرت کا فیض رساں معجزہ

ہندوستان کے مشہور عام پہاڑ ہمالیہ میں جہاں سونے چاندی اور لوہے کی کانیں ہیں سورج کی گرمی سے پہاڑ کے ست کیساتھ ملکر سونے لوہے اور چاندی کا ست خدا کی قدرت سے باہر آتا ہے۔ جسکو طب یونانی ویدک و ڈاکٹری میں ایک نایاب چیز کہا گیا ہے۔ اس کو

شلاجیت

کہتے ہیں۔ چنانچہ ہم عرصہ سے ہمالیہ پہاڑ سے شلاجیت منگوا کر طبی اصولوں و کامل حکما و فضلا کے بتلائے ہوئے طریقوں سے صاف کر کے ضرورت مندوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اسکے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان جوانمرد بنجاتے ہیں۔ اور یہ جسم کی ہر بیماری کو دور کر دیتی ہے خصوصًا ہر قسم کے جریان دھات کا پتلا پڑجانا۔ احتلام۔ پیشاب کا زیادہ آنا مثانہ کی کمزوری نامردی و ناطاقتی کیلئے تو یہ اکسیر اعظم ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب کی کل بیماریاں سوزاک آتشک پیشاب میں شکر آنا وغیرہ و جسم کے مختلف عضوں کے درد چوٹوں کے درد گنٹھیا وبائی کی شکائیتیں اس کے استعمال سے فورًا رفع ہو جاتی ہیں۔ اور دماغی کمزوری خرابی ہاضمہ کو چند ہی دن میں ٹھیک کر دیتی ہے۔ اسکے علاوہ ہاضمہ بڑھاتی و نیا و صاف خون پیدا کرتی اور کھانسی نزلہ زکام بخار تپدق وغیرہ سے بچاتی ہے۔ کمزور طاقتور اور تندرست اس کو کھا کر سال بھر ہر بیماری سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ دنیا میں طاقت کی اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں اسکے استعمال کیلئے آج کل کے دن نہایت موزوں ہیں۔ تسلی کیلئے ہزاروں سرٹیفکیٹوں کی نقل منگوا سکتے ہیں قیمت ایک تولہ کی شیشی ایک روپیہ دو تولہ ایک روپیہ بارہ آنہ پانچ تولہ چار روپیہ

پتہ:- ہمالیہ شلاجیت بھنڈار بھلہ روڈ ہردوار (یو۔پی)

کمزور مردوں کی زبردست اکسیر

امرت بوٹی

ڈاکٹر حسام الدین خدا تعالےٰ کے فضل سے کمزور سے کمزور مرد اسی امرت بوٹی سے شفا پا سکتا ہے۔ اگر آپ کمزوری میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ تو صرف امرت بوٹی استعمال کریں۔ کافی مقدار میں تازہ خون پیدا کر کے انسان کے تمام جسم کو سرخ و سفید بنا دیتی ہے۔ زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے اس سے بہتر کوئی اکسیر نہیں۔ ۵۰ گولی کی شیشی عہ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ طلائے امرت ۱۲؎

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک کے اندر مسّہ پیدا ہو گیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو یا سونگھنے کی قوت میں فتور آگیا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا کام کر رہے ہیں اور ہماری دوائی تمام ہندوستان کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ عراق افریقہ اور باہر جزیروں میں بھی جا رہی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دکان (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ بھگت بازار (ڈاکخانہ) بھگت بازار جالندھر شہر